إِنَّا أَرْسَلْنَاكَ بِالْحَقِّ بَشِيرًا وَنَذِيرًا

اصطلاحات نحو کی مشہور درسی کتاب شرح مائۃ عامل کی آسان اور سلیس شرح مع تمام

البشیر الکامل
مجمل
شرح مائۃ عامل

تالیف

فقیر سید غلام جیلانی صدر المدرسین مدرسہ اسلامیہ عربیہ اندرون کوٹ مظفر گڑھ

مع اضافۃ المفیدۃ

١ اشعار مفیدہ در علوم عدیدہ

٢ صاحب مائۃ عامل ۔ علمی مختصر سوانح ۔

٣ مفصل حالات بانی علم النحو ۔

٤ علم النحو ۔

میر محمد کتب خانہ آرام باغ کراچی

صاحبِ مائۃ عامل

تعارف

عبدالقاہر نام، ابوبکر کنیت، والد کا نام عبدالرحمٰن ہے۔ جرجان کے باشندے ہیں جو طبرستان کا مشہور ضلع ہے۔ اکابر نحاۃ میں سے ہیں۔ علوم عربیہ میں آپ کی شخصیت مسلم ہے۔ معانی وبیان کے امام مانے جاتے ہیں۔ آپ کی نظرِ وسیع وفکرِ صحیح وقلم بلیغ سے علم معانی کی جو خدمت منتہی الغایات واقصی النہایات بہم پہنچی ہے اس کا عشرِ عشیر بھی کوئی نہ کر پایا۔ انواع مجاز کے درمیان فرق قائم کرنا۔ بعض کو مرسل اور بعض کو استعارہ قرار دینا۔ انواع متشابہہ کے درمیان تمیز کرنا، مسائل ملتبسہ کو تمیز بالحدود کرنا اسی امام عالی مقام کی سعی بلیغ اور کامل جدوجہد کا نتیجہ ہے۔ آپ کی تحقیقات فاضلہ اور آپ کے زریں اقوال علماء بلاغت کے لئے آج تک مشعلِ راہ بنے ہوئے ہیں۔ آپ کی بے پایاں خدمات کی بناء پر علماء بلاغت نے آپ کو واضع علم بیان کے خطاب سے یاد کیا ہے۔

تحصیل علم

زمرۂ متقدمین کے ائمہ وشیوخ کا عام شیوہ تھا کہ وہ تحصیل علم کی خاطر صحرا نوردی اور بادیہ پیمائی کرتے اور مختلف ملکوں کا سفر اختیار کر کے سیکڑوں اساتذہ سے اپنی علمی پیاس بجھاتے تھے۔ مگر شیخ عبدالقاہر نے ابوعلی فارسی کے خواہرزادہ کے علاوہ نہ کسی اور سے علم حاصل کیا اور نہ شہر جرجان سے باہر قدم نکالا۔ انہی سے آپ کی تحصیل کا آغاز ہے اور انہیں سے فاتحہ فراغ۔ اس کے باوجود آپ آسمانِ علم وفضل پر مہرِ تاباں بن کر نمودار ہوئے اور علوم عربیہ نحو، معانی، بیان، بدیع وغیرہ میں وہ شہرت حاصل کی کہ آج تک آپ کا نام روشن ہے۔ طاش کبری زادہ آپ کی توصیف میں رقمطراز ہیں کہ عربی دانی اور فصاحت وبلاغت کے بڑے اماموں میں تھے اور مسلک کے لحاظ سے شافعی اور اشعری تھے۔" احمد بن عبداللہ المہاباذی صاحب "شرح اللمع"[1] اور ابوالمظفر محمد بن احمد بن محمد بن احمد بن محمد بن اسحاق الابیوردی صاحب "المختلف والمؤتلف"[2] وغیرہ آپ کے تلامذہ میں داخل ہیں۔ ومن شعرہ رحمہ اللہ؎

کبر علی العلم یا خلیلی، ومل الی الجہل میل ہائم ۔۔ وعش حمار العیش سعیداً، فالسعد فی طالع البہائم

وقال؎

لا تأمن النفثۃ من شاعر، ما دام حیا سالما ناطقا ۔۔ فان من یمدحکم کاذبا، یحسن ان یہجوکم صادقا

وفات

آپ نے ۴۷۱ھ میں بزبانِ جگر لکھنوی یہ کہتے ہوئے کہ "خدا حافظ وہاں جاتے ہیں اب ہم، جس جگہ جا کر کوئی آتا نہیں"، وفات پائی۔ بعض حضرات نے سنہ وفات (۴۷۴ھ) ذکر کیا ہے۔

تصانیف

(۱) المغنی۔ شیخ ابوعلی فارسی کی "الایضاح" کی شرح ہے جو تیس جلدوں میں بتائی جاتی ہے۔ (۲) المقتصد شرح مذکور "المغنی" کا خلاصہ ہے۔ ایک جلد میں ہے۔ (۳) اعجاز القرآن (۴) تفسیر الجرجانی۔ یہ غالباً سورہ فاتحہ کی تفسیر ہے۔ (۵) الجمل۔ علم نحو میں مختصر سا رسالہ ہے۔ (۶) العمدہ۔ یہ علم تصریف میں ہے۔ (۷) دلائل الاعجاز (۸) اسرار البلاغۃ۔ دونوں معانی وبیان کی مایۂ ناز کتابیں ہیں جن کے متعلق حسب ذیل الفاظ میں تعریف کی گئی ہے۔ "یہ دونوں بڑی لاثانی ہیں اور دونوں علوم میں ید بیضا کی حیثیت رکھتی ہیں۔ بعد کے لوگ سب آپ ہی کے خوشہ چیں ہیں۔" (۹) مختار الاختیار فی فوائد معیار النظار۔ معانی، بیان، بدیع اور قوافی میں ہے۔ (۱۰) مائۃ عامل۔ عوامل نحو کے موضوع پر بہترین اور مشہور ومتداول متن ہے۔

شروح وتعلیقات مائۃ عامل

(۱) شرح العوامل۔ از شیخ حاجی بابا طوسی (۲) شرح العوامل۔ از شیخ حسام الدین توقاتی (۳) شرح العوامل۔ از شیخ احمد بن مصطفیٰ معروف بطاش کبری زادہ متوفی ۹۶۸ھ (۴) شرح العوامل۔ از شیخ یحییٰ بن بخشی متوفی فی اوائل ۷۰۰ھ (۵) شرح العوامل۔ از شیخ یحییٰ بن نصوح ابن اسرائیل (۶) شرح العوامل۔ از علامہ بدرالدین محمود بن احمد عینی متوفی ۸۵۵ھ (۷) الاعراب فی ضبط عوامل الاعراب۔ از شیخ ابراہیم بن احمد جزری (۸) تعلیق بر عوامل۔ از سید شریف علی بن محمد جرجانی متوفی ۸۱۶ھ (۹) شرح عوامل جرجانیہ۔ از ملا سعد اللہ (۱۰) شرح عوامل جرجانیہ۔ از حسن بن موسیٰ کردی متوفی ۱۱۴۸ھ۔

---

[1] ترجمۃ الوافی۔ [2] قال السیوطی فی البغیۃ ولیس لعبد القاہر واستاذ سوی محمد بن الحسین بن محمد بن الحسین بن عبد الوارث الفارسی النحوی۔

مفصّل حالات علم النحو

لغوی معنی لفظ نحو لغت میں مختلف معانی کے لئے استعمال ہوتا ہے۔ اوّل قصد وارادہ یقال نحوت نحوہ ای قصدت قصدہٗ دوم جہت مثل "بین نحو البیت" سوم مثل یقال ہذا نحو ہذا ای مثلہ چہارم نوع یقال ہذا علی اربعۃ انحاء ای انواع پنجم راستہ مثل "ہذا النحو السوی ای الطریق المستوی" ششم فصاحت یقال ما احسن نحوک فی الکلام ہفتم پھرانا یقال نحوت بصری الیہ ای صرفتہ وقال الامام الداؤدی سے للنحو سبع معان قد اتت لغۃ جمعتہا ضمن بیت مفرد کملا۔ قصد ومثل ومقدار وناحیۃ + نوع وبعض وحرف فاحفظ المثلا۔

اصطلاحی تعریف علم نحو وہ علم ہے جس میں اواخر کلمات موضوعہ کے احوال اعراب وبناء، ترکیب وافراد سے بحث کی جائے۔ کشاف اصطلاحات الفنون میں ہے کہ علم نحو جس کو علم الاعراب بھی کہتے ہیں وہ علم ہے جس کے ذریعہ ترکیب عربی کی کیفیت از روئے صحت وسقم اور اس چیز کی کیفیت معلوم ہو جو ترکیب عربی میں الفاظ کے وقوع یا لا وقوع سے متعلق ہے۔

موضوع علم نحو کا موضوع کلمہ اور کلام ہے۔ کیونکہ اس میں انہیں کے احوال سے بحث ہوتی ہے۔ یہ بھی کہا گیا ہے کہ علم نحو کا موضوع لفظ موضوع ہے مفرد ہو یا مرکب، یعنی لفظ موضوع باعتبار ہیئت ترکیبیہ اور باعتبار ادائیگی معانی اصلیہ، وقیل فی مدینۃ العلوم وموضوعہ المرکبات والمفردات من حیث وقوعہا فی التراکیب والادوات لکونہا روابط التراکیب۔

غرض وغایت گفتگو کے وقت معانی وضعیہ پر تراکیب کلام کو تطبیق دینے اور کلمات کو باہم ملا کر تلفظ کرنے میں غلطی واقع سے بچنا ہے۔

شرف علم نحو صاحب مدینۃ العلوم وصاحب مفتاح السعادہ نے لکھا ہے کہ علم نحو کا حاصل کرنا فرض کفایہ میں سے ہے کیونکہ کتاب اللہ وسنت رسول سے استدلال کرنے میں اس کی احتیاج واقع ہوتی ہے حضرت عمرؓ کا قول منقول ہے "تعلموا النحو کما تعلمون السنن والفرائض" کہ علم نحو کو اس طرح حاصل کرو جیسے تم فرائض وسنن کو سیکھتے ہو۔ ایوب سختیانی فرماتے تھے۔ تعلموا النحو فانہ جمال للوضیع وترکہ ھجنۃ للشریف کہ علم نحو سیکھو کیونکہ یہ فرومایہ کے لئے بھی باعث جمال ہے اور شریف آدمی کا اس سے کورا رہنا باعث عیب ہے۔ وللہ در الکسائی فی النحو سے انما النحو قیاس یتبع + وبہ فی کل علم ینتفع، واذا ما ابصر النحو الفتی ، مر فی المنطق مرا فاتسع ، واتقاہ کل من یعرفہ + من جلیس ناطق او مستمع ۔ واذا لم یعرف النحو الفتی + ہاب ان ینطق جبنا فانقمع ، فتراہ ینصب الرفع وما کان من نصب ومن خفض رفع ، اصحابہ سواء عندکم + لیست السنۃ فینا کالبدع ،

تدوین ابوبکر محمد بن الحسن زبیدی کہتے ہیں کہ دور جاہلیت اور آغاز اسلام تک اہل عرب اپنی جبلی وفطری عادت کے مطابق بلا تکلف فصیح وبلیغ زبان میں گفتگو کرتے تھے کما قال الشاعر ؎

ولست بنحوی یلوک لسانہ ⁂ ولکن سلیقی اقول فاعرب

لیکن جب دین اسلام کو تمام ادیان ومذاہب پر غلبہ حاصل ہوا اور مختلف اللغات ومتفرق زبانیں بولنے والے لوگ جوق در جوق داخل اسلام ہوئے تو عرب وعجم کے اختلاط کی وجہ سے عربی زبان میں فساد نے راہ پائی اور لوگ غلط سلط بولنے لگے اس کو دیکھ کر سلیم الفطرۃ وصحیح الذوق لوگوں کو اس کے انسداد کی فکر ہوئی۔

تزجیۃ الاولیاء وغیرہ میں حضرت ابوالاسود ظالم بن عمرو بن جندل بن سفیان الدؤلی سے مروی ہے کہ میں امیر المؤمنین حضرت علی کرم اللہ وجہٗ کی خدمت میں حاضر ہوا اور دیکھا کہ آپ کے دست مبارک میں ایک رقعہ ہے۔ میں نے عرض کیا امیر المؤمنین یہ کیا ہے؟ آپ نے فرمایا: میں نے کلام عرب میں غور کیا اور دیکھا کہ وہ عجمیوں کے اختلاط کی وجہ سے بگڑ چلا ہے اس لئے میں نے کچھ اصول منضبط کئے ہیں تاکہ ان کی طرف رجوع کرنے سے اس خرابی کا ازالہ ہو سکے۔ یہ فرما کر آپ نے وہ رقعہ مجھے عنایت

فرمایا اور حکم کیا کہ تم اس کی طرف توجہ کرو اور اسی کے مطابق قواعد جمع کرو اور اگر کوئی اور بات تمہارے ذہن میں آئے اس کو بھی شامل کرلو۔ میں نے اس رقعہ کو دیکھا تو اس میں یہ مضمون تھا "الکلام کلہ اسم وفعل وحرف، فالاسم ما انبأ عن المسمی والفعل ما انبئ بہ والحرف ما افاد معنی" چنانچہ میں نے آپ کے ان اصول کی روشنی میں کچھ قواعد نحو جمع کئے عطف ولغت، تعجب واستفہام وغیرہ کے چند ابواب مرتب کئے اور جب باب ان اور اس کے اخوات تک پہنچا تو میں نے آپ کی خدمت میں پیش کیا۔ آپ نے فرمایا کہ باب لکن کو بھی اس کے ساتھ منضم کرلو۔ میں آپ کی ہدایات کے مطابق ابواب نحو مرتب کرتا رہا یہاں تک کہ جب وہ اچھا خاصا مجموعہ ہوگیا تو آپ نے دیکھ کر فرمایا۔ "ما احسن ہذا النحو الذی قد نحوت" فلذلک سمی النحو۔

روایات میں یہ بھی آتا ہے کہ عہد فاروقی میں ایک اعرابی نے لوگوں سے کہا، کوئی ہے جو مجھے محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل شدہ کلام الٰہی کا کچھ حصہ پڑھائے؟ اس پر ایک شخص نے اس کو سورۂ براءۃ کی چند آیتیں پڑھائیں اور آیت "ان اللہ بریٔ من المشرکین ورسولہ" میں لفظ "رسولہ" کو جر کے ساتھ تلقین کی۔ اعرابی نے کہا کیا اللہ اپنے رسول سے بری ہے؟ اگر ایسا ہی ہے تو میں بھی اس سے بری ہوں۔ یہ قصہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو معلوم ہوا۔ آپ نے اس اعرابی کو بلا کر فرمایا کہ یہ اس طرح نہیں ہے بلکہ یوں ہے "ان اللہ بریٔ من المشرکین ورسولہ" اس کے بعد آپ نے حضرت ابوالاسود دوئلی کو وضع نحو کی طرف توجہ دلائی اور ابوالاسود دوئلی نے قواعد نحو جمع کئے۔

بعض لوگوں کا خیال ہے کہ علم نحو کا واضع اول عبدالرحمٰن بن ہرمز الاعرج ہے اور بعض نے نصر بن عاصم کو واضع اول مانا ہے۔ مگر صحیح یہ ہے کہ واضع اول حضرت علی بن ابی طالب کرم اللہ وجہہ ہی ہیں۔ آپ ہی کے بتائے ہوئے چند اصول کو سامنے رکھ کر ابوالاسود دوئلی نے قواعد نحو جمع کئے ہیں۔ چنانچہ روایات میں ہے کہ ابوالاسود دوئلی سے سوال ہوا "من این لک ہذا النحو؟ قال لقفت حدودہ من علی بن ابی طالب"۔

نحاۃ قرن اول

حضرت ابوالاسود دوئلی کے بعد آپ کے تلامذہ نے بتدریج اس علم کو ترقی دی اور کچھ زمانہ کے بعد ابوعمر بصری اور ان کے شاگرد خلیل بن احمد نے اس کو باضابطہ مرتب و مہذب کیا۔ خلیل کے مشہور شاگرد سیبویہ نے اس علم میں ایک جامع کتاب "الکتاب" لکھی جو تمام بعد والوں کا ماخذ ہے۔ ہم یہاں قرن وار کچھ نحاۃ کا مختصر تعارف اور ان کے مؤلفات کا تذکرہ لکھتے ہیں۔ (۱) عنبسہ بن معدان معروف بعنبسۃ الفیل متوفی سنہ ۱۰۰ھ (۲) میمون الاقرن متوفی سنہ ۱۰۰ھ یہ دونوں ابوالاسود دوئلی کے مشہور تلامذہ میں سے ہیں (۳) ابوبکر عبداللہ بن ابی اسحٰق حضرمی متوفی سنہ ۱۱۷ھ عربیت اور قرأت کے امام تھے۔ امام یونس سے ان کے علم کی بابت پوچھا گیا تو انہوں نے جواب دیا کہ عبداللہ اور دریا دونوں برابر ہیں۔ یہ فرزدق کے اشعار پر نکتہ چینی کرتے تھے۔ ایک مرتبہ فرزدق نے ان کی ہجو میں یہ شعر کہا ؎

فلو کان عبداللہ مولی ہجوتہ ÷ ولکن عبداللہ مولی موالیا

آپ نے فرمایا تو نے اس میں بھی غلطی کی ہے کیونکہ مولی موالیا کے بجائے مولی موال ہونا چاہیے۔

(۴) ابوسلیمان یحییٰ بن یعمر عدوانی متوفی سنہ ۱۲۹ھ تابعی ہیں اور ابوالاسود دوئلی کے شاگرد ہیں تفضیل اہل بیت کے قائل تھے۔ (۵) عطاء بن ابی الاسود متوفی سنہ ۱۳۱ھ علم نحو کے بہت بڑے عالم اور ماہر تھے۔ یہ سب حضرات ایک ہی طبقہ سے متعلق ہیں۔

نحاۃ قرن ثانی

(۶) ابوعمر عیسیٰ بن عمر ثقفی متوفی سنہ ۱۴۹ھ عربیت و نحو اور قرأت تینوں کے بہت بڑے عالم تھے۔ علم نحو میں آپ نے دو کتابیں لکھی ہیں۔ ایک "الاکمال" دوسری "الجامع"۔ دونوں نہایت عمدہ کتابیں ہیں، جن کے متعلق خلیل بن احمد نحوی نے کہا ہے ؎

ذہب النحو جمیعا کلہ غیر ما احدث عیسی بن عمر ÷ ذاک اکمال وہذا جامع للناس شمس وقمر

(۷) ابوعمرو بن العلاء بن عمار بن عبداللہ بن الحصین التمیمی المازنی متوفی سنہ ۱۵۴ھ ان کے نام کی بابت اکیس اقوال ہیں اصح یہ ہے کہ ان کا نام زبان ہے بعض نے یہ بھی کہا ہے کہ ان کی کنیت ہی ان کا نام ہے، مشہور ماہر عربیت اور عالم نحو ہیں علم نحو میں نصر بن عاصم لیثی کے شاگرد ہیں اور ان سے یونس بن حبیب، خلیل بن احمد اور ابومحمد علی بن مبارک وغیرہ نے نحو حاصل کیا ہے وفی حقہ یقول الفرزدق ؎

ما زلت اغلق ابوابا وافتحہا ÷ حتی اتیت ابا عمرو بن عمار

کہتے ہیں کہ ان کے علمی دفاتر ان کے گھر کی چھت تک اٹے ہوئے تھے آخر عمر میں جب زہد و ورع اختیار کیا تو پورے ذخیرہ میں آگ لگادی۔ (۸) ابوعبدالرحمٰن خلیل بن احمد بصری فراہیدی متوفی سنہ ۱۷۰ھ سید اہل ادب اور فن عروض

کے سب سے پہلے واضع ہیں۔ ابو عمرو بن العلاء کے ارشد تلامذہ میں سے ہیں اور سیبویہ اور نضر بن شمیل وغیرہ ان کے شاگرد ہیں۔ بیان کیا جاتا ہے کہ عروض کی تقطیع کرتے تھے اسی حالت میں ان کا صاحبزادہ ان کے پاس آیا اور حالت دیکھ کر لوگوں سے کہنے لگا کہ میرے والد تو پاگل ہو گئے۔ لوگوں نے آپ کو اطلاع کی تو آپ نے یہ شعر کہا ؎

لو کنت تعلم ما اقول عذرتنی ٭ او کنت اعلم ما تقول عذلتکا

لکن جہلت مقالتی فعذلتنی ٭ وعلمت انک جاہل فعذرتکا

(۹) ابو بشر عمرو بن عثمان بن قنبر معروف بسیبویہ متوفی ۱۹۴ھ متقدمین و متاخرین میں سب سے زیادہ عالم نحو ہیں۔ خلیل بن احمد، یونس بن حبیب اور عیسیٰ بن عمر وغیرہ سے علم حاصل کیا اور آپ سے ابو الحسن اخفش اور قطرب وغیرہ نے تعلیم پائی۔ آپ کی تصنیف "الکتاب سیبویہ" علم نحو کی بے نظیر کتاب ہے جو تمام کتب نحویہ کے لئے امہات الکتاب کا درجہ رکھتی ہے وللہ در القائل ؎

الا صلی الالٰہ صلاۃ صدق ٭ علی عمرو بن عثمان بن قنبر

فان کتابہ لم یغن عنہ ٭ بنو قلم ولا ابناء منبر

علامہ انور شاہ صاحب کشمیریؒ فیض الباری میں املا فرماتے ہیں کہ فن نحو میں معتبر کتاب رضی ہے اور مسائل کو جمع کرنے کے لحاظ سے الاشمونی ہے اور صحیح معنی میں کتاب تو سیبویہ کی "الکتاب" ہے مگر وہ بہت دشوار ہے۔ امام جاحظ کہتے ہیں کہ میں نے معتصم باللہ کے وزیر محمد بن عبد الملک کے پاس جانے کا ارادہ کیا تو میں نے سوچا کہ ان کے لئے کون سی مفید اور بیش قیمت چیز ہدیہ کے طور پر لے جاؤں بہت فکر و جستجو کے بعد میری نظر سیبویہ کی کتاب پر پڑی جو میں نے فراء نحوی کی میراث سے خریدی تھی۔

(۱۰) ابو الحسن علی بن حمزہ کسائی متوفی ۱۸۹ھ نحو و لغت اور قراءت کے امام ہیں۔ انہوں نے ابو جعفر رواسی اور معاذ ہراء سے تعلیم پائی۔ ابو زکریا یحییٰ بن زیاد الفراء اور ابو عبیدہ القاسم وغیرہ ان کے شاگرد ہیں۔

(۱۱) ابو زکریا یحییٰ بن زیاد الفراء الکوفی متوفی ۲۰۷ھ کوفیین میں سب سے زیادہ لغت اور فنون ادب سے واقف تھے۔

نحاۃ قرن ثالث

(۱۲) ابو الحسن سعید بن مسعدہ مجاشعی معروف باخفش متوفی ۲۱۵ھ (وقیل ۲۲۱ھ) بصرہ کے ممتاز نحاۃ میں سے ہیں اور سیبویہ کے شاگرد ہیں۔ صاحب کشف الظنون نے علم نحو میں ان کی ایک کتاب "الاوسط" ذکر کی ہے۔

(۱۳) ابو عمر صالح بن اسحاق جرمی متوفی ۲۲۵ھ یہ عالم نحو و لغت ہونے کے ساتھ ساتھ فقیہ بھی تھے۔ علم نحو اخفش وغیرہ سے اور علم لغت ابو عبیدہ، ابو زید انصاری اور اصمعی وغیرہ سے حاصل کیا اور علم نحو میں "المختصر" ایک عمدہ کتاب لکھی جو الفرخ کے نام سے مشہور ہے۔

(۱۴) ابو عثمان بکر بن محمد بن عثمان المازنی البصری متوفی ۲۴۹ھ نحو و ادب میں اپنے زمانہ کے امام تھے۔ علم نحو میں آپ کی کتاب "علل النحو" عمدہ کتاب ہے۔

(۱۵) ابو العباس محمد بن یزید معروف بالمبرد بصری متوفی ۲۸۵ھ شیخ عربیت و امام نحو، ابو عمر جرمی، ابو عثمان مازنی اور ابو حاتم سجستانی وغیرہ کے شاگرد ہیں۔ علم نحو میں ان کی کتاب "المقتضب" کے نام سے مشہور ہے۔

(۱۶) ابو العباس احمد بن یحییٰ معروف بثعلب متوفی ۲۹۱ھ علم نحو میں ان کی کتاب "الاوسط" جید کتاب ہے۔

(۱۷) ابو اسحاق ابراہیم بن محمد بن السری بن سہل معروف بزجاج نحوی متوفی ۳۱۱ھ اکابر اہل عربیت سے ہیں۔ مبرد اور ثعلب وغیرہ کے شاگرد ہیں۔

(۱۸) ابوبکر محمد بن السری بن سہل معروف بابن السراج متوفی ۳۱۶ھ نحو و ادب کے مشہور ائمہ میں سے ہیں۔

(۱۹) ابو الحسن محمد بن احمد معروف بابن کیسان بغدادی متوفی ۳۲۰ھ علم نحو میں ان کی دو کتابیں ہیں ایک "مہذب" دوسری "علل النحو" دونوں عمدہ ہیں۔

نحاۃ قرن رابع

(۲۰) ابو جعفر احمد بن محمد معروف بنحاس نحوی متوفی ۳۳۸ھ ان کی بھی دو کتابیں ہیں۔ ایک "تفاحہ" دوسری "الکافی"۔ (۲۱) ابو القاسم عبد الرحمٰن بن اسحاق زجاجی متوفی ۳۳۹ھ ان کی کتاب "الجمل الکبیرۃ" بڑی مبارک اور بہت نافع کتاب ہے۔ بیان کیا جاتا ہے کہ آپ نے یہ کتاب مکہ مکرمہ میں اس طرح تالیف فرمائی کہ ہر باب لکھنے کے بعد بیت اللہ کا طواف کرتے اور اپنے لئے مغفرت کی اور خلق خدا کے لئے اس کتاب

سے استفادہ کی دعا کرتے۔

(۲۲) محمد بن مرزبان متوفی ۳۴۵ھ مشہور نحوی ہیں مبرد اور زجاج کے شاگرد ہیں۔ طبیعت میں بخل تھا اس لئے کتاب سیبویہ پڑھانے پر ایک سو اشرفیاں لیتے تھے اس کے بغیر پڑھاتے نہ تھے۔ انہوں نے کتاب سیبویہ کی ایک شرح لکھی ہے جو نا تمام ہے۔

(۲۳) ابو محمد عبد اللہ بن جعفر معروف بابن درستویہ الفارسی متوفی ۳۴۷ھ مشہور ادباء و نحاۃ میں سے ہیں۔ ابو العباس مبرد اور عبد اللہ بن مسلم بن قتیبہ کے شاگرد ہیں۔ نحو میں ان کی کتاب "الارشاد" بہت عمدہ کتاب ہے۔

(۲۴) ابو سعید حسن بن عبد اللہ بن المرزبان معروف بسیرافی متوفی ۳۶۸ھ اکابر فضلاء و افاضل ادباء میں سے ہیں اور فن عربیت میں تو آپ کی نظیر نہیں ملتی۔ آپ کی تصانیف میں سب سے زیادہ عظیم الشان تصنیف شرح کتاب سیبویہ ہے جس کے متعلق کہا گیا ہے کہ اگر اس کے علاوہ آپ کی کوئی اور تصنیف نہ ہوتی تب بھی یہ کافی تھی۔

(۲۵) حسین بن احمد معروف بابن خالویہ ہمدانی متوفی ۳۷۰ھ مشہور نحوی ہیں علم نحو میں "جمل" نامی کتاب انہیں کی ہے۔

(۲۶) ابو علی حسن بن احمد بن عبد الغفار الفارسی متوفی ۳۷۷ھ اکابر ائمہ نحو میں سے ہیں، بلکہ بعض حضرات نے آپ کو ابو العباس مبرد پر فضیلت دی ہے۔ ابو طالب عبدی کہتے ہیں کہ سیبویہ اور ابو علی کے درمیان آپ سے افضل کوئی ہوا ہی نہیں۔ آپ ابوبکر بن السراج اور ابو اسحاق کے تلامذہ میں ہیں۔ ابو الفتح عثمان بن جنی، علی بن عیسیٰ ربعی، ابو طالب عبدی اور ابو الحسن زعفرانی وغیرہ نے آپ سے علم نحو حاصل کیا ہے۔ نحو میں آپ کی کتاب "الایضاح" (۱۹۲) ابواب پر مشتمل ہے جن میں سے ایک سو ابواب علم نحو میں ہیں اور باقی تصریف میں۔ دوسری کتاب "التکملہ" ہے۔

(۲۷) ابو الحسن علی بن عیسیٰ الرمانی متوفی ۳۸۴ھ، ابوبکر بن السراج اور ابوبکر بن درید وغیرہ کے شاگرد ہیں۔ علم نحو، علم لغت، علم فقہ اور علم کلام وغیرہ میں ماہر و متبحر تھے۔

(۲۸) ابو الفتح عثمان بن جنی الموصلی متوفی ۳۹۲ھ بڑے اونچے درجے کے ادیب اور عالم نحو و تصریف تھے۔ علم تصریف میں آپ سے بڑھ کر کسی کی تصنیف نہیں۔ آپ نے ابو علی فارسی سے علم حاصل کیا اور چالیس سال ان کی خدمت میں رہے۔ ابو القاسم ثمانینی، ابو احمد عبد السلام بصری اور ابو الحسن علی بن عبد اللہ سمسمی وغیرہ آپ کے شاگرد ہیں۔ آپ کی کتاب "الخصائص" اور "اللمع" نحوی شاہکار ہیں۔

اہل کوفہ و اہل بصرہ کے نحوی جھگڑے

یہ بات تو مسلم ہے کہ علماء کوفہ اور علماء بصرہ دونوں نے علم نحو پر خوب شرح و بسط کے ساتھ کام کیا ہے لیکن علم نحو کی ایجاد و تدوین میں فضیلت کا سہرا علماء بصرہ کے سر ہے۔ انہیں میں ابو الاسود دؤلی موجد علم نحو اور ابن اسحاق حضرمی مبین قوانین نحو اور ہارون بن موسیٰ ضابطہ نحو ہیں، جب علم نحو بصرہ اور اس کے قرب و جوار کے علاقہ میں پھیل چکا تو اہل کوفہ نے اس میں حصہ لینا شروع کیا اور انہوں نے پہلے یہ علم بصریوں ہی سے سیکھا، پھر اس کے پڑھنے پڑھانے، مدون کرنے اور شرح و تفصیل میں انہوں نے بصریوں سے برابری اور مقابلہ شروع کر دیا، یہاں تک کہ فریقین میں چپقلش اور کشمکش ہونے لگی اور فریقین میں سے ہر ایک کا جداگانہ مذہب ہو گیا جس کی ہر ایک فریق تائید و مدد کرتا تھا۔ مخالفت کی بنیاد یہ تھی کہ اہل بصرہ سماع کو ترجیح دیتے اور صرف بصورت مجبوری قیاس کی اجازت دیتے تھے، روایت کے سختی سے پابند اور صرف خالص فصیح عربوں کو قابل سند سمجھتے تھے اور اس قسم کے عربوں کی بصرہ اور اس کے مضافاتی علاقوں میں کثرت تھی، اہل کوفہ نبطیوں اور اہل سواد کے اختلاط کی وجہ سے بیشتر مسائل میں قیاس پر اعتماد کرتے اور ان عرب دیہاتیوں کو بھی قابل سند سمجھتے تھے جن کی فصاحت بصری تسلیم نہیں کرتے تھے، لیکن اہل کوفہ چونکہ عباسیوں کے زیر سایہ اور بنو ہاشم کے حمایتی تھے اور اس لئے بھی کہ کوفہ بغداد سے زیادہ قریب تھا، عباسیوں نے کوفیوں کو ترجیح دی اور اس کی وجہ سے کوفیوں کا مذہب دار الخلافہ میں پھیل گیا اور جب فریقین کے جھگڑے بڑھتے ہی چلے گئے اور انتہائی شباب پر پہنچ گئے یہاں تک کہ یہ دونوں شہر ویران ہو گئے تو یہاں کے علماء بغداد منتقل ہو گئے۔ جہاں بغدادیوں کا مذہب پیدا ہوا جو ان دونوں مذہبوں کا آمیزہ تھا جس طرح علم نحو کے اندلس میں پہنچنے سے اندلسیوں کا ایک مذہب پیدا ہو گیا تھا، لیکن ابھی چوتھی صدی کا آغاز بھی نہ ہوا تھا کہ ہر دو مذہب کے شہسوار دنیا سے رخصت ہو گئے اور فریقین کے حامیوں کی طاقت کمزور ہو گئی اور اس طرح یہ جھگڑا ختم ہو گیا۔ بعد میں آنے والے مؤلفوں نے بصری مذہب کو اساسی حیثیت دی اور مذہب کوفیین سے انہوں نے صرف اس کے اختلافات بتانے پر اکتفا کیا، بعد ازاں اس علم نے وسعت اختیار کر لی، متاخرین نے اس کے طول کو مختصر کیا اور صرف اصول و مبادی پر اکتفا کی جیسے "تسہیل" میں ابن مالک نے اور "مفصل" میں زمخشری نے کیا ہے۔ درس نظامی میں علم نحو کی حسب ذیل کتابیں داخل نصاب ہیں: مائۃ عامل، کافیہ، ہدایۃ النحو، نحو میر، شرح مائۃ عامل، شرح جامی، الفیہ، شرح ابن عقیل۔

انا ارسلناك بالحق بشيرا ونذيرا

الحمدللہ کہ یہ مستند شرح ہر مدرسہ میں [illegible]

البشیر الکامل

شرح

مائۃ عامل

تالیف

فقیر سید غلام جیلانی صدر المدرسین مدرسہ اسلامیہ عربی اندرون کوٹ

مع اضافة المفيدة

① اشعار مفیدہ در علوم عدیدہ

② صاحب مائۃ عامل۔

③ مفصل حالات علم النحو۔

④ علم النحو۔

علم نحو و صرف۔

میر محمد کتب خانہ آرام باغ کراچی

ترکیب
صفحہ ۲

بیان تقسیم العوامل

اعلم ان العوامل فی النحو علی ما الفه الشیخ الامام
افضل علماء الانام عبد القاهر بن عبد الرحمن الجرجانی
سقی الله ثراه وجعل الجنة مثواه مائة عامل
لفظیة ومعنویة فاللفظیة منها علی ضربین

صفحہ

بیان تقسیم العوامل

عه ہے تمیز رفع کے تاکید ہے کیونکہ ابہام لفظ فالسماعیة سے زائل ہو چکا ہے ١٢

سماعية وقياسية فالسماعية منها
احد وتسعون عاملا والقياسية منها
سبعة عوامل والمعنوية منها عددان
وتتنوع السماعية منها على ثلثة عشر نوعا

عه باب تفعل سے بناء کے تکرار ہے جیسے تجمع ع یعنی گونا گوں ہونا پایا گیا ١٢

النوع الاول

حروف تجر الاسم فقط وتسمى حروف الجارة وهي سبعة عشر حرفا الباء للالصاق وهو اتصال الشيء بالشيء اما حقيقة نحو به داء واما مجازا نحو مررت بزيد اي التصق مروري بمكان يقرب منه زيد وللاستعانة نحو كتبت بالقلم

النوع الاول حروف الجر

ترکیب
صفحہ ۸

النوع الاول حروف الجر

وقد تكون للتعليل نحو قوله تعالى انكم ظلمتم انفسكم باتخاذكم العجل وللمصاحبة نحو اشتريت الفرس بسرجه وللتعدية نحو قوله تعالى ذهب الله بنورهم ونحو ذهبت بزيد اى اذهبته وللمقابلة نحو اشتريت العبد بالفرس وللقسم نحو بالله لافعلن كذا وللاستعطاف نحو ارحم بزيد

ترکیب
صفحہ ۱۰

النوع الاول حروف الجر

والظرفية نحو زيد بالبلد وللزيادة نحو قوله تعالى ولا تلقوا بايديكم الى التهلكة واللام للاختصاص نحو الجل للفرس وللزيادة نحو ردف لكم اى ردفكم وللتعليل نحو جئتك لاكرامك وللقسم نحو لله لا يؤخر الاجل

ترکیب
صفحہ

النوع الاول حروف الجر

وللمعاقبة نحو لزم الشر للشقاوة ومن

وهي لابتداء الغاية نحو سرت من البصرة

الى الكوفة وللتبعيض نحو اخذت

من الدراهم اي بعض الدراهم وللتبيين

نحو قوله تعالى فاجتنبوا الرجس من الاوثان

اي الرجس الذي هو الاوثان۔

النوع الاول حروف الجر

وللزيادة نحو قوله تعالى يغفر لكم من ذنوبكم
وإلى لانتهاء الغاية في المكان
نحو سرت من البصرة إلى الكوفة
وللمصاحبة نحو قوله تعالى ولا تأكلوا
أموالهم إلى أموالكم أي مع أموالكم

ترکیب صفحہ ۱۶

النوع الاول حروف الجر

وقد يكون ما بعدها داخلاً في ما قبلها إن كان ما بعدها من جنس ما قبلها نحو قوله تعالى فاغسلوا وجوهكم وايديكم الى المرافق وقد لا يكون ما بعدها داخلاً في ما قبلها ان لم يكن ما بعدها من جنس ما قبلها نحو قوله تعالى ثم اتموا الصيام الى الليل

النوع الاول حروف الجر

وحتّٰى لانتهاء الغاية في الزمان نحو نمت البارحة حتى الصباح و في المكان نحو سرت البلد حتى السوق وللمصاحبة نحو قرأت وردي حتى الدعاء اي مع الدعاء وما بعدها قد يكون داخلا في حكم ما قبلها نحو اكلت السمكة حتى رأسها وقد لا يكون داخلا فيه نحو المثال المذكور

النوع الاول حروف الجر

وهي مختصة بالاسم الظاهر بخلاف الى فلا يقال حتاه ويقال اليه وعلى للاستعلاء نحو زيد على السطح وعليه دين وقد تكون بمعنى الباء نحو مررت عليه بمعنى مررت به وقد تكون بمعنى في

کنز الایمان فی ترجمۃ القرآن

ترکیب صفحہ

النوع الاول حروف الجر

نحو قوله تعالى إن كنتم على سفر أي في سفر
وعن للبعد والمجاوزة نحو رميت السهم
عن القوس وفي للظرفية نحو المال في
الكيس ونظرت في الكتاب وللاستعلاء
نحو قوله تعالى ولأصلبنكم في جذوع النخل.

ترکیب صفحہ ۳۲

النوع الاول حروف الجر

والكاف للتشبيه نحو زيد كالاسد وقد
تكون زائدة نحو قوله تعالى ليس كمثله
شئ ومذ ومنذ لابتداء الغاية فى الزمان
الماضى نحو ما رأيته مذ يوم الجمعة او
منذ يوم الجمعة اى ابتداء عدم رؤيتى
اياه كان يوم الجمعة الى الآن۔

ترکیب

صفحہ ۲۲

النوع الاول حروف الجر

وقد تكون ان بمعنى جميع المدة نحو ما رأيته
مذ يومين او منذ يومين اى جميع
مدة انقطاع رؤيتى اياه يومان و
رب للتقليل ولا يكون مجرورها الا
نكرة

ترکیب
صفحہ ۲۸

النوع الاول حروف الجر

موصوفة ولا يكون متعلقه الا فعلا ماضيا نحو رُبَّ رجلٍ كريمٍ لقيتُ وقد تدخل على الضمير المبهم ولا يكون تمييزه الا نكرة موصوفة نحو رُبَّه رجلاً جواداً والواو للقسم وهي لا تدخل الا على الاسم الظاهر لا على الضمير نحو والله لاشربنّ اللبن

۳۱

ترکیب
صفحہ ۳۰

النوع الاول حروف الجر

وقد تكون بمعنى رب نحو عالم يعمل بعلمه
اى رب عالم يعمل بعلمه والتاء للقسم و
هى لا تدخل الا على اسم الله تعالى نحو
تالله لاضربن زيدا اعلم انه لا بد للقسم
من الجواب فان كان جوابه جملة اسمية
فان كانت مثبتة وجب ان تكون مصدرة
بان او لام الابتداء نحو والله ان زيدا
قائم ووالله لزيد قائم

ترکیب
صفحہ ۳۲

النوع الاول من حروف الجواب

وان كانت منفية كانت مصدرة بما ولا وان مثل والله ما زيد قائما او والله لا زيد في الدار ولا عمرو والله ان زيد قائم وان كان جوابه جملة فعلية فان كانت مثبتة كانت مصدرة باللام وقد او باللام وحدها مثل والله لقد قام زيد والله لافعلن كذا وان كانت منفية فان كانت فعلا ماضيا كانت مصدرة بما

ترکیب
صفحہ ۳۲

النوع الاول حروف الجر

مثل واللہ ما قام زیدٌ وان کانت
فعلاً مضارعاً کانت مصدرۃً بما ولا
ولن مثل واللہ ما افعلن کذا وواللہ
لا افعلن کذا وواللہ لن افعل کذا
وقد یکون جواب القسم محذوفاً
ان کان قبل القسم جملۃ کالجملۃ
التی وقعت جوابہ مثل زیدٌ عالمٌ
واللہ ای واللہ ان زیداً عالم او کان
القسم واقعاً بین الجملۃ المذکورۃ

ترکیب
صفحہ ۳۶

النوع الاول حروف الجر

مثل زيد والله عالم اي والله ان
زيدا عالم وحاشا وخلا وعدا كل
واحد منها للاستثناء مثل جاءني
القوم حاشا زيد وخلا زيد وعدا زيد
وقال بعضهم ان الاسم الواقع بعدها
يكون منصوبا على المفعولية فحينئذ تكون
هذه الالفاظ افعالا والفاعل فيها ضمير
مستتر دائما فالمثال المذكور في معنى جاءني
القوم حاشا زيدا وخلا زيدا وعدا زيدا۔

ترکیب
صفحہ ۳۸

وَاِذَا وَقَعَتْ خَلَا وَعَدَا بَعْدَ مَا مِثْلُ مَا خَلَا زَيْدًا وَمَا عَدَا زَيْدًا اَوْ فِي صَدْرِ الْكَلَامِ مِثْلُ خَلَا الْبَيْتُ زَيْدًا وَعَدَا الْقَوْمُ زَيْدًا تَعَيَّنَتَا لِلْفِعْلِيَّةِ

اَلنَّوْعُ الثَّانِي

النوع الثاني الحروف المشبهة بالفعل

اَلْحُرُوْفُ الْمُشَبَّهَةُ بِالْفِعْلِ هِيَ تَدْخُلُ عَلَى الْمُبْتَدَأِ وَالْخَبَرِ تَنْصِبُ الْمُبْتَدَأَ

ترکیب صفحہ

النوع الثاني الحروف المشبهة بالفعل

وترفع الخبر وهي ستة حروف إنّ وأنّ وهما لتحقيق مضمون الجملة الاسمية مثل إنّ زيدًا قائمٌ أي حققت قيام زيدٍ بلغني أنّ زيدًا منطلقٌ أي بلغني ثبوت انطلاق زيدٍ وكأنّ وهي للتشبيه نحو كأنّ زيدًا أسدٌ ولكنّ وهي للاستدراك أي لدفع التوهم الناشي من الكلام السابق

ترکیب
صفحہ

النوع الثاني الحروف المشبهة بالفعل

ولهذا لا تقع الا بين الجملتين اللتين تكونان متغايرتين بالمفهوم مثل غاب زيد لكن بكرا حاضر وما جاءني زيد لكن عمرا جاءني وليت وهي للتمني مثل ليت زيدا قائم اي اتمنى قيامه ولعل وهي للترجي مثل لعل السلطان يكرمني

ترکیب
صفحہ ۴۳

النوع الثانی
الحروف المشبهة بالفعل

والفرق بين التمني والترجي
انّ الاول يستعمل في الممكنات كما
مرّ والممتنعات مثل ليت الشباب
يعود والترجي مخصوص بالممكنات
فلا يقال لعل الشباب يعود و
تدخل ما الكافة على جميعها
فتكفها عن العمل كقوله تعالى
انّما الٰهكم الله واحدٌ وانّما
زيد منطلق

ترکیب صفحہ

النوع الثالث

ما ولا المشبهتان بليس في النفي والدخول على المبتدأ والخبر ترفعان الاسم وتنصبان الخبر وتدخل ما على المعرفة والنكرة مثل ما زيد قائما ولا تدخل لا الا على النكرة نحو لا رجل ظريفا

النوع الثالث ما ولا المشبهتان بليس

ترکیب صفحہ

فاعل ماتقدم عمل الکامل التشبیہ

النوع الرابع

حروف تنصب الاسم فقط وهي سبعة احرف الواو وهي بمعنى مع نحو استوى الماء والخشبة والّا وهي للاستثناء نحو جاءني القوم الّا زيدًا

النوع الرابع حروف تنصب الاسم

النوع الرابع حروف تنصب الاسم

ویا وھی لنداء القریب والبعید و
آیا وھیا وھما لنداء البعید وای
والھمزة المفتوحة وھما لنداء
القریب وھذہ الحروف الخمسة
تنصب الاسم اذا کان مضافا
الی اسم آخر

ترکیب
صفحہ ۴۷

نحو یا عبد اللہ و یا غلام زید و ھیا شریف القوم و ای افضل القوم و اعبد اللہ و ترفع الاسم ان لم یکن ذلک الاسم مضافا مثل یا زید و یا رجل

النوع الخامس

حروف تنصب الفعل المضارع وھی اربعۃ احرف ان ولن وکی و اذن

النوع الخامس حروف تنصب الفعل المضارع

ترکیب

صفحہ ۴۲

النوع الخامس حروف تنصب الفعل المضارع

فأنْ للاستقبال وإنْ دخلت على الماضي نحو اسلمت انْ ادخل الجنة وانْ دخلت الجنة وتسمّى هذه مصدرية ولن لتاكيد نفي المستقبل مثل لن تراني

ترکیب
صفحہ ۵۶

عامل ماشئت ترجم عمل کی الجنس

النوع الخامس حروف تنصب الفعل المضارع

واصلها لا ان عند الخليل فحذفت الهمزة تخفيفا فصارت لان ثم حذفت الالف لالتقاء الساكنين فبقت لن وكي للسببية اى يكون ما قبلها سببا لما بعدها مثل اسلمت كى ادخل الجنة فان الاسلام سبب لدخول الجنة واذن

للجواب والجزاء وهو لا يتحقق الا في الزمان المستقبل فهي لا تدخل الا على الفعل المستقبل مثل اذن تدخل الجنة في جواب من قال اسلمت

النوع السادس

حروف تجزم الفعل المضارع وهي خمسة احرف لم ولما ولام الامر ولا النهي

وانْ للشرط والجزاء فلم تجعل المضارع ماضيًا منفيًا مثل لم يضرب بمعنى ما ضرب ولمّا مثل لم لكنها مختصة بالاستغراق مثل لما يضرب زيد اى ما ضرب زيد فى شىء من الازمنة الماضية

النوع الخامس حروف تجزم الفعل المضارع

ترکیب
صفحہ ۶۲

النوع السادس حروف تجزم الفعل المضارع

وَلامُ الامرِ وهي لطلبِ الفعلِ اِمَّا عَنِ الفاعلِ الغائبِ مثل لِيَضْرِبْ اَوْ عَنِ الفاعلِ المتكلمِ مثل لِاَضْرِبْ ولِنَضْرِبْ اَوْ عَنِ المفعولِ الغائبِ مثل لِيُضْرَبْ اَوْ عَنِ المفعولِ المخاطبِ مثل لِتُضْرَبْ اَوْ عَنِ المفعولِ المتكلمِ مثل لِاُضْرَبْ ولِنُضْرَبْ

النوع السادس حروف تجزم الفعل

ولا النهي وهي ضد لام الامر اي لطلب
ترك الفعل اما عن الفاعل الغائب او
المخاطب او المتكلم مثل لا يضرب ولا
تضرب ولا اضرب ولا نضرب وإن وهي
تدخل على الجملتين والجملة الاولى
تكون فعلية والثانية قد تكون فعلية
وقد تكون اسمية وتسمى الاولى شرطا

ترکیب

صفحہ ٦٦

النوع السادس عشر جازم الفعل المضارع

والثانية جزاء فان كان الشرط والجزاء
او الشرط وحده فعلا مضارعا فجزمهما ان
على سبيل الوجوب مثل ان تضرب اضرب
وان تضرب ضربت وان تضرب فزيد
ضارب وان كان الجزاء وحده فعلا مضارعا
فجزمه على سبيل الجواز نحو ان ضربت اضرب

النوع السابع

أسماء تجزم الفعل المضارع حال كونها مشتملة على معنى إن وتدخل على الفعلين يكون الفعل الأول سببا للفعل الثاني ويسمى الأول شرطا والثاني جزاء فإن كان الفعلان مضارعين أو كان الأول مضارعا دون الثاني فالجزم واجب في المضارع وهي تسعة أسماء

ترکیب
صفحہ ۸۰

اسماء تجزم الفعل المضارع

من وما واى ومتى واينما وانّى ومهما
وحيثما واذ ما فمن وهو لا يستعمل
الا فى ذوى العقول نحو من يكرمنى
اكرمه اى ان يكرمنى زيد اكرمه وان
يكرمنى عمرو اكرمه وما وهو لا يستعمل
الا فى غير ذوى العقول غالبا نحو

ما تشتر اشتر ای ان تشتر الفرس
اشتر الفرس وان تشتر الثوب اشتر
الثوب وأیٌّ وھو لا یستعمل الا فی
ذوی العقول وتلزمه الاضافة مثل
ایھم یضربنی اضربه ای ان یضربنی
زید اضربه وان یضربنی عمرو اضربه

النوع السابع اسماء تجزم الفعل المضارع

ترکیب صفحہ ۷۲

النوع السابع اسماء تجزم الفعل المضارع

ومتى وهو للزمان مثل متى تذهب أذهب اى ان تذهب اليوم اذهب اليوم وان تذهب غدًا اذهب غدًا واينما وهو للمكان مثل اينما تمش أمش اى ان تمش الى المسجد امش الى المسجد وان تمش الى السوق امش الى السوق وانّٰى وهو ايضًا للمكان

ترکیب
صفحہ ۷۷

ترکیب

صفحہ ۷۸

النوع السابع اسماء تجزم الفعل

وحيثما وهو للمكان مثل حيثما
تقعد اقعد اى ان تقعد فى القرية
اقعد فى القرية وان تقعد فى البلدة
اقعد فى البلدة واذ ما وهو يستعمل
فى غير ذوى العقول مثل اذ ما تفعل
افعل اى ان تفعل الخياطة افعل
الخياطة وان تفعل الزراعة افعل
الزراعة وان كان

ترکیب
صفحہ ۸۰

الفعل الثاني مضارع ان الاول فالوجهان في المضارع الجزم والرفع مثل ان ما كتبت اكتب

النوع الثامن

اسماء تنصب الاسماء النكرات على التمييز وهي اربعة اسماء

الاول لفظ عشر

النوع الثامن اسماء تنصب الاسماء النكرات

ترکیب
صفحہ ۸۲

النوع الثامن اسماء تنصب الاسماء النكرات

او عشرون او ثلثون او اربعون او خمسون او ستون او سبعون او ثمانون او تسعون اذا ركب مع احد واثنين او ثلث او اربع او خمس وست او سبع او ثمان او تسع فان كان المميز مذكرا فطريق التركيب في لفظ احد

ترکیب صفحہ ۸۳

التشبیہ الکامل

واثنان مع عشر ان تقول اَحَدَ عَشَرَ رجلاً واثنا عشر رجلاً بتذكير الجزئين وان كان مؤنثاً فتقول احدى عشرة امرأة واثنتا عشرة امرأة بتانيث الجزئين وطريق تركيب غيرهما الى تسع مع عشر ان تقول في المذكر ثلثة عشر رجلاً واربعة عشر رجلاً الى تسعة عشر رجلاً

النوع الثامن اسماء تنصب الاسماء النكرة

النوع الثامن اسماء تنصب الاسماء النکرات

بتانیث الجزء الاول وتذکیر الجزء الثانی و فی المؤنث ثلث عشرة امرأة واربع عشرة امرأة الی تسع عشرة امرأة بتذکیر الجزء الاول وتانیث الجزء الثانی واما طریق الترکیب فی الواحد والاثنین الی تسع مع عشرون واخواته الی تسعین علی سبیل العطف

النوع الثامن اسماء تنصب الاسماء النكرات

فان كان المميز مذكرا فتقول في تركيب
الواحد والاثنين لا في غيرهما احد وعشرون
رجلا واثنان وعشرون رجلا بتذكير الجزء
الاول وان كان المميز مؤنثا فتقول احدى
وعشرون امرأة واثنتان وعشرون امرأة
بتانيث الجزء الاول وفي تركيب غير الواحد
والاثنين الى تسع مع عشرين تقول في
المميز المذكر ثلثة وعشرون رجلا واربعة
وعشرون رجلا بتانيث الجزء الاول وفي المميز المؤنث

ترکیب
صفحہ ۹۰

النوع الثامن من اسماء تنصب اسماء النكرات

ثلث وعشرون امرأةً واربع وعشرون
امرأةً بتذكير الجزء الاول وعلى هٰذا
القياس الى تسع وتسعين والثاني
كم معناه عدد مبهم وهو على نوعين
احدهما استفهامية ان كان متضمنا
لمعنى الاستفهام وهو ينصب التميز
مثل كم رجلا ضربتهٗ

ترکیب
صفحہ ۹۲

النوع الثامن اسماء تنصب الاسماء النكرات

والثاني خبرية إن لم يكن متضمنا لمعنى الاستفهام وهو ينصب المميز إن كان بينهما فاصلة مثل كم عندي رجلا وإن لم يكن بينهما فاصلة فمميزه مجرور بالإضافة إليه مثل كم رجل ضربت وكم غلمان اشتريت والثالث كأين وهو مركب من كاف التشبيه.

ترکیب
صفحہ ۹۲

النوع الثامن من اسماء تنصب الاسماء النكرات

وأيّ لكنّ المراد منه عددٌ مبهم لا المعنى التركيبيّ مثل كأيّن رجلاً لقيتُ وقد يكونُ متضمناً لمعنى الاستفهام نحو كأيّن رجلاً عندك والرابع كذا وهو مركبٌ من كاف التشبيه وذا اسم الاشارة ولكن المراد منه عددٌ مبهمٌ ولا يكونُ متضمناً لمعنى الاستفهام مثل عندي كذا رجلاً۔

ترکیب
صفحہ ۹۶

النوع التاسع
اسماء تسمی اسماء الافعال

النوعُ التاسع

اسماءٌ تُسمّٰی اسماء الافعال انّما سمّیت باسماء الافعال لانّ معانیها افعال وهی تسعة ستّة منها موضوعة للامر الحاضر وتنصب الاسم علی المفعولیة احدها رُوَیدَ فانّه موضوع لامهل وهو یقع فی اوّل الکلام مثل رُوَیدَ زیدًا ای امهل زیدًا

ترکیب
صفحہ

النوع التاسع اسماء تسمی اسماء الافعال

وثانیہا بله فانه موضوع لدع مثل بله
زیدا ای دع زیدا وثالثہا دونك فانه
موضوع لخذ مثل دونك زیدا ای
خذ زیدا ورابعہا علیك فانه موضوع
لالزم مثل علیك زیدا ای الزم زیدا
وخامسہا حیهل فانه موضوع
لائت مثل حیهل الصلوٰۃ ای ائت الصلوٰۃ
وسادسہا ها فانه موضوع لخذ مثل ها
زیدا ای خذ زیدا

ترکیب
صفحہ ۱۰۱

النوع التاسع اسماء تسمى اسماء الافعال

وقد جاء فيه ثلث لغات هاْ بسكون الهمزة وهاءِ بزيادة الهمزة المكسورة و هاءَ بزيادة الهمزة المفتوحة ولابد لهذه الاسماء من فاعل فاعلها ضمير المخاطب المستتر فيها وثلثة منها موضوعة للفعل الماضي وترفع الاسم بالفاعلية احدها هيهات فانه موضوع لبعد

ترکیب
صفحہ ۱۲۲

مثل هيهات زيد اي بعد زيد وثانيها
سرعان فانه موضوع لسرع مثل
سرعان زيد اي سرع زيد وثالثها شتان
فانه موضوع لافترق مثل شتان زيد
وعمرو اي افترق زيد وعمرو

النوع العاشر الافعال الناقصة

النوع العاشر

الافعال الناقصة وانما سميت ناقصة

ترکیب صفحہ ۱۰۳

النوع العاشر الافعال الناقصة

لانها لا تكون بمجرد الفاعل كلاما تاما فلا تخلو عن نقصان وهي تدخل على الجملة الاسمية اي المبتدا والخبر فترفع الجزء الاول منها ويسمى اسمها وتنصب الجزء الثاني منها ويسمى خبرها وهي ثلثة عشر فعلا الاول كان

ترکیب
صفحہ ۱۰۶

النوع العاشر الأفعال الناقصة

وهي قد تكون زائدة مثل إنّ من
أفضلهم كان زيدًا وحينئذٍ لا تعمل
وقد تكون غير زائدة وهي تجيء على
معنيين ناقصة وتامة فالناقصة
تجيء على معنيين أحدهما أن يثبت خبرها
لاسمها في الزمان الماضي سواء كان

ترکیب
صفحہ ۱۰۱

النوع الثامن
الافعال الناقصة

ممكن الانقطاع مثل كان زيد قائما
او ممتنع الانقطاع مثل كان الله عليما
حكيما وثانيهما ان يكون بمعنى صار مثل
كان الفقير غنيا اى صار الفقير غنيا
والتامة تتم بفاعلها فلا تحتاج الى
الخبر فلا تكون ناقصة وحينئذ تكون
بمعنى ثبت مثل كان زيد اى ثبت زيد

ترکیب
صفحہ ۱۱۰

والثاني صار وهي للانتقال اي لانتقال
الاسم من حقيقة الى حقيقة أخرى نحو
صار الطين خزفا ومن صفة الى صفة
أخرى مثل صار زيد غنيا وقد تكون
تامة بمعنى الانتقال من مكان الى
مكان آخر وحينئذ تتعدى بالى
نحو صار زيد من بلد الى بلد والثالث
اصبح والرابع اضحى والخامس امسى

ترکیب

صفحہ ۱۱۲

النوع التاسع الافعال الناقصة

فهذه الثلاثة لاقتران مضمون الجملة بأوقاتها التي هي الصباح والضحى والمساء نحو أصبح زيد غنيا معناه حصل غناه في وقت الصباح ونحو أضحى زيد حاكما معناه حصل الحكومة في وقت الضحى ونحو أمسى زيد قاريا معناه حصل قراءته في وقت المساء.

ترکیب صفحہ ۱۱۲

النوع العاشر الافعال الناقصة

وهذه الثلثة قد تكون بمعنى صار مثل
اصبح الفقير غنيا وامسى زيد كاتبا
واضحى المظلم منيرا وقد تكون تامة
مثل اصبح زيد بمعنى دخل زيد في
الصباح وامسى عمرو اى دخل عمرو
في المساء واضحى بكر اى دخل بكر
في الضحى السادس ظل
والسابع بات وهما لاقتران مضمون
الجملة بالنهار والليل ٭

ترکیب
صفحہ ۱۱۶

النوع العاشر الافعال الناقصة

نحو ظل زيد كاتبا اي حصل كتابته في النهار وبات زيد نائما اي حصل نومه في الليل وقد تكونان بمعنى صار مثل ظل الصبي بالغا وبات الشاب شيخا والثامن مادام وهي لتوقيت شئ بمدة ثبوت خبرها لاسمها فلا بد من ان يكون قبلها جملة فعلية او اسمية

النوع العاشر الافعال الناقصۃ

نحو اجلس ما دام زید جالسًا وزید قائم
ما دام عمرو قائمًا والتاسع ما زال والعاشر
ما برح والحادی عشر ما انفک والثانی عشر
ما فتئ وقد یقال ما فتا وما افتا وکل
واحد من ھذہ الافعال الاربعۃ لدوام
ثبوت خبرھا لاسمھا مذ قبلہ ویلزم ما
النفی مثل ما زال زید عالمًا وما برح زید
صائمًا وما فتئ عمرو فاضلًا وما انفک بکر عاقلًا

ترکیب
صفحہ ۱۲۰

النوع العاشر الافعال الناقصة

والثالث عشر ليس وهي لنفي مضمون الجملة في زمان الحال وقال بعضهم في كل زمان مثل ليس زيد قائما واعلم ان تقديم اخبار هذه الافعال على اسمائها جائز بابقاء عملها مثل كان قائما زيد وعلى هذا القياس في البواقي وايضا تقديم اخبارها على نفسها

ترکیب

صفحہ ۱۳۲

النوع العاشر الافعال الناقصة

جائز سوى ليس في الافعال التي كان في
أوائلها ما وقال بعضهم تقديم الاخبار
على هذه الافعال ايضا جائز سوى ما دام
اما تقديم اسمائها عليها فغير جائز و
اعلم ان حكم مشتقات هذه الافعال
كحكم هذه الافعال في العمل

ترکیب
صفحہ ۱۲۴

النوع الحادي عشر

أفعال المقاربة وإنما سميت بهذا الاسم لأنها تدل على المقاربة وهي أربعة الأول عسى وهو فعل لدخول تاء التأنيث الساكنة فيه نحو عست غير متصرف إذ لا يشتق منه مضارع واسم فاعل ومفعول وأمر ونهي مثلاً وعمله على نوعين الأول أن يرفع الاسم وهو فاعله ◆

النوع الحادي عشر افعال المقاربة

ترکیب
صفحہ ۱۲۶

النوع الحادي عشر افعال المقاربة

وينصب الخبر ويكون خبره فعلاً مضارعاً مع أن وحينئذٍ يكون بمعنى قارب نحو عسى زيد أن يخرج فزيد مرفوع بانه اسمه وفاعله وأن يخرج في موضع النصب بانه خبره بمعنے قارب زيد الخروج ويجب ان يكون خبره ـ

ترکیب

صفحہ ۱۲۸

النوع الحادي عشر
افعال المقاربة

مطابقاً لاسمه في الافراد والتثنية والجمع والتذكير والتانيث نحو عسى زيد ان يقوم وعسى الزيدان ان يقوما وعسى الزيدون ان يقوموا وعست هند ان تقوم وعست الهندان ان تقوما وعست الهندات ان يقمن وفي هذا اي كون الخبر مطابقاً للفاعل اذا كان الفاعل اسماً ظاهراً اما اذا كان مضمراً

النوع الحادي عشر افعال المقاربة

فليست المطابقة بينهما شرطا النوع الثاني
من النوعين المذكورين ان يرفع الاسم
وحده وذلك اذا كان اسمه فعلا مضارعا
مع ان فيكون الفعل المضارع مع ان
في محل الرفع بانه اسمه ويكون عسى حينئذ

ترکیب
صفحہ ۱۴۳

النوع الحادی عشر افعال المقاربة

بمعنی قرب مثل عسی ان یخرج زید
ای قرب خروجه فلا یحتاج فی هذا الوجه
الی الخبر بخلاف الوجه الاول لانه
لا یتم المقصود فیه بدون الخبر فیکون
الاول ناقصاً والثانی تاماً والثانی کاد
وهو یرفع الاسم وینصب الخبر و
خبره فعل مضارع

ترکیب
صفحہ ۱۳۲

النوع الثاني عشر افعال المقاربة

بغير ان قد يكون مع ان تشبيهاً له بعسى مثل
كاد زيد يجيء فزيد مرفوع بانه اسم كاد
ويجيء في محل النصب بانه خبره معناه
قرب مجيء زيد وحكم باقي المشتقات من مصدره
كحكم كاد مثل لم يكد زيد يجيء ولا يكاد زيد
يجيء وان دخل على كاد حرف النفي ففيه خلاف
قال بعضهم ان حرف النفي فيه

النوع الحادي عشر افعال المقاربة

مطلقا يفيد معنى النفي وقال بعضهم انه
لا يفيده بل الاثبات باق على حاله و
قال بعضهم انه لا يفيد النفي في الماضي

النوع الحادی عشر افعال المقاربۃ

وفی المستقبل یفیدہ والثالث کرب
وھو یرفع الاسم وینصب الخبر
وخبرہ یجئ فعلاً مضارعاً دائماً
بغیر ان نحو کرب زید یخرج والرابع
اوشک وھو یرفع الاسم وینصب
الخبر وخبرہ فعل مضارع مع ان

ترکیب
صفحہ ۱۴۷

او بغیران مثل اوشك زید ان یجئ او یجئ وقال بعضهم ان افعال المقاربة سبعة هذه الاربعة المذكورة وجعل و طفق واخذ وهذه الثلثة مرادفة لكرب وموافقة له في الاستعمال

النوع الثاني عشر

افعال المدح والذم

ترکیب

صفحہ ۱۴۲

النوع الثاني عشر افعال المدح والذم

وهي اربعة الاول نِعْمَ اصله نَعِمَ بفتح
الفاء وكسر العين فكسرت الفاء اتباعا
للعين ثم اسكنت العين للتخفيف فصار نِعْم
وهو فعل مدح وفاعله قد يكون اسم جنس
معرفا باللام مثل نعم الرجل زيد

النوع الثاني عشر
أفعال المدح والذم

فالرجل مرفوع بانه فاعل نعم وزيد
مخصوص بالمدح مرفوع بانه مبتدأ
ونعم الرجل خبره مقدم عليه او مرفوع
بانه خبر مبتدإ محذوف وهو الضمير
تقديره نعم الرجل هو زيد فيكون على
التقدير الاول جملة واحدة وعلى التقدير
الثاني جملتين وقد يكون فاعله اسما مضافا

ترکیب

صفحہ ۱۴۳

النوع الثانی عشر افعال المدح والذم

الی المعرف باللام نحو نعم صاحب الرجل
زید وقد یکون ضمیرا مستترا ممیزا
بنکرۃ منصوبۃ مثل نعم رجلا زید
والضمیر المستتر عائد الی معہود
ذہنی وقد یحذف المخصوص اذا دل
علیہ قرینۃ مثل نعم العبد ای نعم
العبد ایوب القرینۃ

النوع الثانی عشر افعال المدح والذم

سیاق الآیة وشرط المخصوص ان یکون مطابقا للفاعل فی الافراد والتثنیة والجمع والتذکیر والتانیث مثل نعم الرجل زید ونعم الرجلان الزیدان ونعم الرجال الزیدون ونعمت المرأة هند ونعمت المرأتان الهندان ونعمت النساء الهندات

والثانی بئس وھو فعل ذم اصلہ بَئِسَ من باب علم فکسرت الفاء لتبعیۃ العین ثم اسکنت العین تخفیفًا فصار بِئْسَ وفاعلہ ایضًا احد الامور الثلثۃ المذکورۃ فی نعم وحکم المخصوص بالذم کحکم المخصوص بالمدح فی جمیع الاحکام المذکورۃ مثل بئس الرجل زید وبئس صاحب الرجل زید وبئس رجلا زید بئس الرجلان الزیدان وبئس الرجال الزیدون وبئست المرأۃ ھند

النوع الثانی عشر افعال المدح والذم

النوع الثالث عشر افعال المدح والذم

هندٌ بئست المرأتان الهندان وبئست النساء

الهندات والثالث ساءَ وهو مرادف

لبئس موافق له في جميع وجوه الاستعمال

والرابع حَبَّ بفتح الفاء وضمها اصله حبب

بضم العين فاسكنت الباء الاولى وادغمت

في الثانية على اللغة الاولى ونقلت ضمتها

الى الحاء وادغمت الباء في الباء على اللغة الثانية

النوع الثاني عشر افعال المدح والذم

وحبّ لا ينفصل عن ذا في الاستعمال و
هذا يقال في تركيب افعال حبذا وهو مرادف
لنعم وفاعله ذا والمخصوص بالمدح مذكور بعده
واعرابه كاعراب مخصوص نعم في الوجهين
المذكورين لكنه لا يطابق فاعله في الوجوه
المذكورة مثل حبذا زيدٌ

ترکیب
صفحہ ۱۵۶

النوع الثاني عشر افعال المدح والذم

وحبذ الزيدان وحبذ الزيدون وحبذا هند وحبذ الهندان وحبذ الهندات و يجوز ان يكون قبله او بعده اسم موافق له منصوبا على التمييز او على الحال مثل حبذا رجلا زيد وحبذا راكبا زيد وحبذا زيد رجلا وحبذا زيد راكبا

ترکیب
صفحہ ۱۵۸

واعلم انه لا يجوز التصرف في هذه الافعال غير الحاق التاء فيها ولهذا سميت هذه الافعال غير متصرفة

النوع الثالث عشر

افعال القلوب وانما سميت بها لان صدورها من القلب ولا دخل فيه للجوارح وتسمى افعال الشك واليقين

النوع الثالث عشر افعال القلوب

النوع الثالث عشر افعال القلوب

ايضا لان بعضها للشك وبعضها لليقين وهي تدخل على المبتدأ والخبر وتنصبهما معا بان يكونا مفعولين لها وهي سبعة ثلاثة منها للشك وثلاثة منها لليقين وواحد منها مشترك بينهما

(۲۰۲) دونوں معطوف سے مل کر صفت ۔ سبحانہ موصوف اپنی صفت سے مل کر مجرور [illegible]

ترکیب
صفحہ ۱۴۳

(۲۰۴) اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ معطوفہ ہو استانفہ ہوا۔

النوع الثالث عشر افعال القلوب

اما الثلثة الاول فحسبت وظننت و
خلت مثل حسبت زيدًا فاضلًا وظننت
بكرًا نائمًا وخلت خالدًا قائمًا وظننت اذا
كان من الظنة بمعنى التهمة لم يقتض المفعول
الثاني مثل ظننت زيدًا اى اتهمته واما الثلثة
الثانية فعلمت ورايت ووجدت مثل علمت زيدًا
امينًا ورأيت عمرًا فاضلًا ووجدت البيت رهينًا

ترکیب
صفحہ ۱۲۴

النوع الثالث عشر افعال القلوب

وعلمت قد یجیٔ بمعنی عرفت نحو علمت زیداً
ای عرفته و رأیت قد یکون بمعنی ابصرت
کقوله تعالیٰ فانظر ماذا تری و وجدت
قد یکون بمعنے اصبت مثل وجدت
الضالة ای اصبتها

ترکیب
صفحہ ۱۶۶

النوع الثالث عشر افعال القلوب

فان كل واحد من هذه المعاني لا يقتضي الا متعلقا واحدا فلا يتعدى الا الى مفعول واحد والواحد المشترك بينهما هو زعمت مثل زعمت الله غفورا فهو لليقين و زعمت الشيطان شكورا فهو للشك

ترکیب
صفحہ ١٦٨

عامل ساقی شخص الکامل البشیر

النوع الثالث عشر افعال القلوب

وفي هذه الافعال لا يجوز الاقتصار على
احد المفعولين لانهما كاسم واحد لان
مضمونهما معا مفعول به في الحقيقة
وهو مصدر المفعول الثاني المضاف الى
المفعول الاول اذ معنى علمت زيدا فاضلا
علمت فضل زيد فلو حذف احدهما كان

تحل في بعض اجزاء الكلمة الواحدة واذا توسطت هذه الافعال بين مفعوليها او تأخرت عنها جاز ابطال عملها مثل زيد ظننت قائم وزيد ظننت قائما وزيد قائم ظننت وزيدا قائما ظننت فاعمالها وابطالها حينئذ متساويان وقال بعضهم ان اعمالها اولى على تقدير التوسط وابطالها اولى على تقدير التأخر

النوع الثالث عشر
افعال القلوب

ترکیب
صفحہ ۱۷۲

النوع الثالث عشر
أفعال القلوب

وإذا زيدت الهمزة في أول علمت ورأيت صارا
متعديين إلى ثلاثة مفاعيل نحو أعلمت زيدا
عمرا فاضلا وأريت عمرا خالدا عالما فزيد فيهما
بسبب الهمزة مفعول آخر لأن الهمزة للتصيير فمعنى
المثال الأول جعلت زيدا على أن يعلم عمرا فاضلا
ومعنى المثال الثاني جعلت عمرا على أن يعلم
خالدا عالما وذلك مخصوص بهذين الفعلين
دون أخواتهما وهذا مسموع من العرب
خلافا للأخفش

النوع الثالث عشر

فانه اجاز زيادة الهمزة في جميع هذه
الافعال قياسا على علمت ورأيت نحو
اظننت واحسبت اخلت اوجدت و
ازعمت زيدا عمرا فاضلا وانبأ ونبأ
واخبر وخبر ايضا تتعدى الى ثلثة
مفاعيل اعلم انه لا يجوز حذف المفعول
الاول من المفاعيل الثلثة

ترکیب

صفحہ ۱۴۶

لكن يجوز حذف المفعولين الاخيرين معاً ولا يجوز حذف احدهما بدون الاخر كما مرّ

اما القياسية فسبعة عوامل

الاول من العوامل القياسية الفعل

الاول منها الفعل مطلقاً سواء كان لازماً او متعدياً ماضياً كان او مضارعاً امراً كان او نهياً كل فعل

ترکیب
صفحہ ۱۷

الاول من العوامل القياسية الفعل

يرفع الفاعل نحو قام زيد وضرب زيد واما اذا كان متعديا فينصب المفعول ايضا مثل ضرب زيد عمرا ولا يجوز تقديم الفاعل على الفعل بخلاف المفعول فان تقديمه عليه جائز ولا يجوز حذف الفاعل بخلاف المفعول فان حذفه جائز نحو ضرب زيد والثانى المصدر

ترکیب
صفحہ ۱۸۰

الثالث من العوامل القياسية المصدر

وهو اسم حدث اشتق منه الفعل وانما
سُمّي مصدرا لصدور الفعل عنه فيكون محلا
له قال البصريون ان المصدر اصل والفعل
فرع لاستقلاله بنفسه وعدم احتياجه
الى الفعل بخلاف الفعل فانه غير مستقل بنفسه
ويحتاج الى الاسم وقال الكوفيون ان الفعل
اصل والمصدر فرع لاعلال المصدر

ترکیب
صفحہ ۱۸۲

باعلاله وصحته بصحته نحو قام قياما و
قاوم قواما أعل قياما بقلب الواو فيه ياء
بقلب الواو الفا في قام وصح قواما لصحته قاوم
ولا شك ان دليل البصريين يدل على اصالة
المصدر مطلقا ودليل الكوفيين يدل على
اصالة الفعل في الاعلال فلا تلزم مناقضة
مطلقا ولو كان هذا القدر يقتضي الاصالة

الثاني
من العوامل القياسية
المصدر

الثاني من العوامل القياسية المصدر

يلزم ان يكون يعد بالياء واكرم متكلما بالهمزة اصلا وباقي الامثلة فرعا ولا قائل به احد اعلم ان المصدر يعمل عمل فعله فان كان فعله لازما فيرفع الفاعل فقط مثل اعجبني قيام زيد

ترکیب
صفحہ ۱۸۶

الثاني من العوامل القياسية المصدر

وان كان متعديا فيرفع الفاعل وينصب المفعول نحو اعجبني ضرب زيد عمرا فزيد في المثالين مجرور لفظا لاضافة المصدر اليه ومرفوع معنى لانه فاعل وهو على خمسة انواع

ترکیب

صفحہ ۱۸۸

أحدها أن يكون مضافاً الى الفاعل ويذكر المفعول منصوباً كالمثال المذكور وثانيها أن يكون مضافاً الى الفاعل ولم يذكر المفعول نحو عجبت من ضرب زيد وثالثها أن يكون مضافاً الى المفعول حال كونه مبنياً للمفعول لقائم مقام الفاعل نحو عجبت من ضرب زيد أي من أن يُضرب زيدٌ ورابعها أن يكون مضافاً الى المفعول ويذكر الفاعل مرفوعاً نحو عجبت من ضرب اللص الجلاد

الثالث من انواع القياسية المصدر

ترکیب
صفحہ ۱۹۰

ونحا مسها ان يكون مضافا الى المفعول و يحذف الفاعل نحو قوله تعالى لا يسأم الانسان من دعاء الخير اى من دعائه الخير اعلم ان هذه الصور جارية فى مصدر الفعل المتعدى واما فى مصدر الفعل اللازم فصورة واحدة وهى ان يضاف الى الفاعل نحو اعجبنى قعود زيد وفاعل المصدر لا يكون مستترا

الثالث من العوامل القياسية المصدر

ترکیب
صفحہ ۱۹۲

الثالث

اسم الفاعل

ولا يتقدم معموله عليه والثالث اسم فاعل
وهو كل اسم اشتق من فعل لذات من قام
به الفعل وهو يعمل عمل فعله كالمصدر فان
كان مشتقا من الفعل اللازم فيرفع الفاعل
فقط مثل زيد قائم ابوه وان كان مشتقا
من الفعل المتعدي

ترکیب

صفحہ ۱۹۴

الثالث من العوامل القياسية اسم الفاعل

فيرفع الفاعل وينصب المفعول به ايضًا مثل زيد ضارب علامه عمرًا وشرط عمله ان يكون بمعنى الحال والاستقبال و انما اشترط باحدهما ليحصل مشابهته بالفعل المضارع لانه لما كان مشابهًا بالفعل المضارع بحسب اللفظ

ترکیب
صفحہ ١٩٦

عامل مائة متی محل الکامل البشیر

الثالث من العوامل القياسية اسم الفاعل

في عدد الحروف والحركات والسكنات فكان حينئذٍ مشابهًا بحسب المعنى أيضًا ويشترط أيضًا أن اعتماده على المبتدأ فيكون خبرًا عنه مثل المثال المذكور أو على الموصول فيكون صلةً له نحو الضارب عمرًا في الدار أي الذي هو ضارب عمرًا في الدار أو على الموصوف فيكون صفةً له

ترکیب
صفحہ ۱۹۸

الثالث من العوامل القياسية اسم الفاعل

مثل مررت برجل ضارب ابنه جارية او على ذي الحال فيكون حالا عنه مثل مررت بزيد راكبا ابوه او على حرف النفي او الاستفهام بان يكون قبله حرف النفي او الاستفهام مثل ما قائم ابوه وا قائم ابوه وان فقد في اسم الفاعل احد الشرطين المذكورين فلا يعمل اصلا

بل يكون حينئذٍ مضافاً الى مابعده
مثل مررت بزيدٍ ضاربِ عمروٍ امسِ
وان كان اسم الفاعل معرّفاً باللام
يعمل في مابعده في كل حالٍ سواءٌ
كان بمعنى الماضي والحال والاستقبال
وسواءٌ كان معتمداً على احد الامور
المذكورة او غير معتمدٍ

ع؎ اس لام سے مراد وہی ہے جو بمعنی اسم موصول ہو ۱۲ منہ

مثل الضارب عمرًا الآن او امس او غدًا هو زيدٌ اعلم ان اسم الفاعل الموضوع للمبالغة كضرّاب وضروب ومضراب بمعنى كثير الضرب وعلّامة وعليم بمعنى كثير العلم وحذِرٍ بمعنى كثير الحذر مثل اسم الفاعل الذي ليس للمبالغة

الثالث
من الاصول القياسية
اسم الفاعل

الرابع من العوامل القياسية اسم المفعول

في العمل وان زالت المشابهة اللفظية
بالفعل لكنهم جعلوا ما فيها من زيادة
المعنى قائما مقام ما زال من
المشابهة اللفظية ورابعها اسم
المفعول وهو كل اسم اشتق

الرابع من العوامل القياسية اسم المفعول

لذات من وقع عليه الفعل وهو يعمل
عمل فعله المجهول فيرفع اسما واحدا
بانه قائم مقام فاعله وشرط عمله كونه
بمعنى الحال والاستقبال واعتماده على
المبتدأ كما في اسم الفاعل مثل زيد
مضروب غلامه الآن اوغدا اوالموصول
نحو المضروب غلامه زيد

ترکیب
صفحہ ۲۰۸

الرابع
من العوامل القياسية
المفعول

والموصوف مثل جاءني رجل مضروب غلامه او ذي الحال مثل جاءني زيد مضروبًا غلامه او حرف النفي او الاستفهام مثل ما مضروب غلامه وان انتفى فيه احد الشرطين المذكورين ينتفي عمله وحينئذٍ يلزم اضافته الى ما بعده واذا دخل عليه الالف واللام يكون مستغنيًا عن الشروط في العمل مثل جاءني المضروب غلامه

ترکیب
صفحہ ۲۱۰

(۳) اسم موصول اپنے صلہ سے مل کر فاعل ہوا، فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

الخامس من العوامل القياسية الصفة المشبهة

وخامسها الصفة المشبهة وهي مشابهة باسم الفاعل في التصريف وفي كون كل منهما صفة مثل حَسَن حَسَنَان حَسَنُون حَسَنَةٌ حَسَنَتَانِ حَسَنَاتٌ على قياس ضَارِبٌ ضَارِبَان ضَارِبُون ضَارِبَة ضَارِبَتَان ضَارِبَات وهي مشتقة من الفعل اللازم دالة على ثبوت مصدرها لفاعلها

ترکیب
صفحہ ۲۱۲

على سبيل الاستمرار والدوام بحسب الوضع
وتعمل عمل فعلها من غير اشتراط زمان
لكونها بمعنى الثبوت واما اشتراط الاعتماد
فمعتبر فيها الا ان الاعتماد على الموصول
لا يتاتى فيها لان اللام الداخلة عليها
ليست بموصول بالاتفاق وقد يكون
معمولها منصوبا على التشبيه بالمفعول به

الخامس من المعمولات القياسية الصفة المشبهة

ترکیب
صفحہ ۲۱۴

وعلى التمييز في النكرة ومجرورا على الاضافة
ويكون صيغة اسم الفاعل قياسية
وصيغها سماعية مثل حسن وصعب
وشديد وسادسها المضاف كل اسم
اضيف الى اسم اخر فيجر الاول الثاني
مجردا عن اللام والتنوين وما يقوم مقامه
من نوني التثنية والجمع

السادس من العوامل القياسية المضاف

السادس فی تعریف الاضافة المضاف

لاجل الاضافة والاضافة امّا بمعنى اللام المقدرة ان لم يكن المضاف اليه من جنس المضاف ولا يكون ظرفا له مثل غلام زيد واما بمعنى من ان كان من جنسه مثل خاتم فضة واما بمعنى في ان كان ظرفا له نحو ضرب اليوم

جیسے غلام زید ... ۱۲

ترکیب
صفحہ ۲۱۸

السابع من العوامل القياسية الاسم التام

وسابعها الاسم التام كل اسم تم فاستغنى
عن الاضافة بان يكون فى اخره تنوين
او ما يقوم مقامه من نونى التثنية
والجمع او يكون فى اخره مضاف اليه و
هو ينصب النكرة على انها تمييز له فيرفع
منه الابهام مثل عندى رطل زيتا
ومنوان سمنا وعشرون درهما ولى ملؤه عسلا

وامّا المعنوية فمنها عددان

المراد من العامل المعنوي ما يعرف بالقلب وليس للسان حظ فيه احدهما العامل في المبتدأ والخبر وهو الابتداء اي خلو الاسم عن العوامل اللفظية نحو زيد منطلق وثانيهما العامل في الفعل المضارع وهو صحة وقوع الفعل المضارع موقع الاسم مثل زيد يعلم فيعلم مرفوع

واما المعنوية فمنها عددان

ترکیب

صفحہ ۲۰۲۲

الصحة وقوعه موقع الاسم اذ يصح ان يقال
موقع يعلم عالم فعامله معنوي عند الكوفيين
ان عامل الفعل المضارع تجرده عن العامل
الناصب والجازم وهو مختار ابن مالك رح

تمت

واما المعنوي فهما عددان

دِیبَاچَۂ

الکَامِلُ البَشِیر

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

حمدٌ لمن اسمہ اعرف المعارف ۔ وَالصَّلوٰۃُ وَالسَّلامُ عَلٰی نبیہ مصدر العلوم والعواطف ۔ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَصَحْبِہِ الَّذِیْنَ ھُمْ نُحَاۃ لِھِدَایَۃِ النَّحْوِ بِالطَّائِف ۔ مَا دَامَ کُتُبُ النَّحْوِ تُقْرَءُ وَ یُکْتَبُ الصَّحَائِفُ

اَمَّا بَعْد ۔ فقیر سید غلام جیلانی ابن المولوی سید غلام فخر الدین ابن امام علمائے نحویین واقف اسرار قاب قوسین مولانا المولوی حکیم سید سخاوت حسین قدس اللہ تعالیٰ روحہما و افاض علینا من برکاتہما فی الدارین ۔ اصحاب علم کی خدمات میں گذارش کرتا ہے کہ گذشتہ سال ۱۳۴۳ھ میں کتاب مستطاب شرح مائۃ عامل پڑھانے کا اتفاق ہوا جس میں یہ طلبہ شریک تھے ۔ مولوی عبدالرحمٰن صاحب اشرفی (بہاری)، مولوی عبدالمعیز صاحب اشرفی (بہاری)، مولوی صوفی نذیر احمد صاحب نیازی (مراد آبادی)، مولوی حافظ غیاث الدین صاحب اشرفی (مراد آبادی)، مولوی امداد علی صاحب (آرلیوی)، مولوی قاری فرماد عالم صاحب (بہاری)، مولوی صوفی مصیر الدین صاحب (بہاری)، ان طلبہ نے پر زور تحریک کی کہ اس کتاب کی ترکیب نحوی اُردو زبان میں تحریر کر دی جائے ۔ اور محترم و معظم حامی سنت ماحی بدعت حضرت مولانا رفاقت حسین صاحب مدظلہ العالی بہاری مفتی اعظم کانپور کا زمانہ دراز سے اصرار تھا کہ اُردو زبان میں نحو کی ایک کتاب ایسی تالیف کر دی جائے جو محقق مسائل اور کثیر جزئیات پر مشتمل ہونے کے ساتھ ساتھ اس قدر آسان اور سلیس زبان میں ہو کہ مبتدی طلبہ اس سے بآسانی استفادہ حاصل کر سکیں لیکن کثرت کار اور ہجوم افکار کے باعث تعمیل ارشاد سے قاصر رہا ۔ فقیر نے دیکھا کہ اس کتاب کی اب تک جس قدر ترکیبیں اُردو زبان میں شائع ہوئی ہیں سب کی سب علم نحو کے معیار سے گری ہوئی ہیں اور مقصود ترکیب کسی سے پورا نہیں ہوتا ۔ کیونکہ مقصود ترکیب یہ ہے کہ نحو میں پڑھے ہوئے مسائل کا اجرا کیا جائے ۔ اور کلمات کے اعرابی و بنائی تحالات بتائے جائیں ۔ تاکہ پڑھے ہوئے مسائل زبان پر بار بار جاری ہونے سے جلدی محفوظ ہو سکیں اور عربی عبارت پڑھنے میں خطا سرزد نہ ہو ۔ نظر بر آں فقیر نے موقع کو غنیمت سمجھا اور روزانہ سبق کی ترکیب لکھ کر دیتا رہا ۔ یہاں تک کہ پوری کتاب کی ترکیب بفضلہ تعالیٰ مکمل ہو گئی ۔ مبتدی کی حالت کو

پیش نظر رکھتے ہوئے ترکیب میں الف لام تعریف کے اقسام بیان نہیں کئے۔ نیز نوع اول کی ترکیب میں اجمال رکھا اور نوع ثانی سے قدرے قدرے تفصیل شروع کی تاکہ مبتدی پر دفعتاً زیادہ بار نہ پڑ جائے۔ پھر بعض الاتقیا و حضرت مولانا الحاج مولوی حافظ قاری شاہ محمد معین الدین صاحب صدر مدرس دار العلوم مظہر اسلام بریلی مدظلہ العالی اور استاذ المدرسین حضرت مولانا مولوی الحاج محمد یونس صاحب مہتمم جامعہ نعیمیہ مراد آباد دام اللہ تعالیٰ فیوضہ الی یوم التنادی کے مشورہ مبارکہ سے بجائے تحشیہ جدید استاذ الاساتذہ حضرت مولانا مولوی الٰہی بخش صاحب قدس سرہٗ کے حاشیہ فارسی کو اردو میں کرنا شروع کیا۔ لیکن کہیں کہیں اس کے بعض مضامین بضرورت حذف کئے اور کثیر مضامین اضافہ کر دیئے گئے تاکہ مفتی اعظم کانپور کے ارشاد کی پوری وجہ تعمیل ہو جائے۔ یہ بھی بحرمتہ تعالیٰ پایہ تکمیل کو پہنچا۔ اور دونوں کو (البشیر الکامل بحل شرح مائۃ عامل) کے ساتھ موسوم کرتا ہوں۔

فیا رب یا مجمل اجعلہ بین الشروح لاعرابیۃ کالقرآن بین الکتب السماویۃ بحرمۃ حبیبک المصطفیٰ وآلہ وصحبہ المجتبیٰ علیہ وعلیہم التحیۃ والثنا۔ لاسیما بحرمۃ سیدی الکریم۔ الحافظ السید محمد ابراہیم ادام اللہ تعالیٰ ظلہ علینا بلطفہ العمیم۔ ارباب علم کی خدمات میں باادب درخواست ہے کہ اضافہ کردہ مضامین اور ترکیب نحوی میں جو غلطیاں پائیں فقیر کو مطلع کرکے عنداللہ ماجور ہوں فقیر شکریہ کے ساتھ قبول کرکے طبع ثانی میں ان کی اصلاح کر دے گا۔

اس سے پیشتر شرح مائۃ کی اردو ترکیب بہت سی شائع ہوئیں۔ سب کی سب نحوی معیار سے گری ہوئی ہیں اور کسی سے مقصود ترکیب حاصل نہیں ہوتا۔ بالخصوص ایضاح العوامل وہ تو اغلاط کی پوٹ اور طلبہ کو گمراہ کرنے والی ہے۔ ٹائیٹل پیج پر اس کی خصوصیات میں پہلی خصوصیت یہ بیان کی گئی ہے کہ دار العلوم دیوبند جیسی عظیم المرتبت درسگاہ میں درجۂ علیا کے مدرس مولانا ظہور احمد صاحب کی تصنیف ہے۔ کتاب کے مطالعہ سے ظاہر ہوتا ہے کہ درجۂ علیا کے ان مدرس صاحب کو صرف میر اور ہدایۃ النحو کے مسائل بھی مستحضر نہیں۔ اور شان الوہیت و شان رسالت میں سوء ادبی تو آپ کو دیوبندی اکابر کے ترکہ میں پہنچی ہے۔ بسم اللہ کی ترکیب میں تحریر کرتے ہیں (اللہ موصوف اپنی دونوں صفتوں سے مل کر مضاف الیہ ہوا (اسم مضاف کا) اسلاف کرام کی باادب تعبیر یوں ہے۔ اسم جلالت اپنی دونوں صفتوں سے مل کر مضاف الیہ ہوا۔ اور (آلہ) کی ترکیب یوں لکھتے ہیں۔ (آل) مضاف (ہ) ضمیر واحد غائب جو کہ راجع ہے محمد صلعم کی طرف) یہاں بھی باادب تعبیر یہ ہے کہ راجع ہوئے اسم رسالت، نیز اسم رسالت کے ساتھ (صلعم) لکھنا حرام تعبیر ہے۔ فتاویٰ حدیثیہ صفحہ ۱۳۲ میں ہے ولا یقتصر کتابتہا نحو صلعم فانہ عادۃ المحرومین یعنی صلی اللہ علیہ وسلم کی جگہ بطور اختصار لفظ (صلعم) نہ لکھے کہ یہ محروم النصیب اشخاص کی عادت ہے۔ امام سیوطی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں کہ پہلا شخص جس نے درود شریف کا ایسا اختصار کیا اس کا ہاتھ کاٹا گیا تھا (السیف الانیقہ فی فتاوی افریقہ) اب میں طلبہ کو گمراہی سے بچانے کے پیش نظر اس کتاب کی موٹی موٹی ترکیبی خامیاں بطور نمونہ صفحہ وار بیان کرتا ہوں جس سے میرے دعویٰ مذکور کی تصدیق بھی ہو جائے گی۔

دیوبندی ترکیب کی خامیاں

(۱) صفحہ ۲ پر بسم اللہ کی ترکیب میں فرماتے ہیں (الرحمٰن پہلی صفت الرحیم اسکی دوسری صفت) اقول یہ دونوں صیغہ صفت ہیں جن کو ترکیب میں فاعل کیساتھ بغیر صفت قرار دینا خطائے فاحش ہے۔ الفوائد الشافیہ معروف بہ زینی زادہ ۵۱ میں سید شریف قدس سرہ کی شرح مفتاح سے نقل کرکے فرمایا (لان اسم المفعول وسائر الصفات المشتقۃ مع مرفوعاتھا معمولۃ) اسی طرح (للہ) کے متعلق ثابت اور الشاملۃ الکاملۃ المصطفیٰ المجتبیٰ سب کو بلا ضمیر مرفوع خبر اور صفت قرار دیدیا ہے۔ اسی طرح (افضل علماء الانام) میں افضل اسم تفضیل کو۔ ھدایۃ النحو میں اسم تفضیل کا استعمال بوجوہ ثلثہ بیان کرنے کے بعد ۵۲ پر فرمایا (وعلی الاوجہ الثلثۃ یضمر فیہ الفاعل وھو یعمل فی ذلک المضمر) اسی لئے کہا تھا کہ ان دیوبندیوں کے مدرس صاحب کو ھدایۃ النحو کے مسائل بھی محفوظ نہیں چہ جائیکہ فوقانی کتابیں بقول غلط پروف ریڈر کہیں کہیں صحیح ترکیب کر گئے ہیں۔ ورنہ پوری کتاب میں صیغہائے صفات کی ترکیب بغیر ضمیر مرفوعات فرمائی ہے۔

(۲) صفحہ ۴ پر (جعل الجنۃ مثواہ) کی ترکیب میں فرماتے ہیں (جعل فعل افعال قلوب میں سے) اقول استغفر اللہ ثم استغفر اللہ۔ کبرت کلمۃ تخرج من افواھھم۔ سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے ایسے ہی اشخاص کے حق میں فرمایا تھا۔ (ان العبد لیتکلم بالکلمۃ من سخط اللہ لا یلقی لھا بالا یھوی بھا فی نار جھنم) ترجمہ بیشک بندے کی زبان سے کبھی بے خیالی میں ایسا کلمہ نکل جاتا ہے جس کے سبب وہ دوزخ میں پڑ جاتا ہے (بخاری) اس (جعل) کو افعال قلوب سے قرار دینا اسی قبیل سے ہے کیونکہ اسمیں مستتر ضمیر فاعل کا مرجع اسم جلالت ہے اور جس (جعل) کو افعال قلوب سے شمار کرتے ہیں وہ بمعنی اعتقاد غیر مطابق آتا ہے چنانچہ رضی شرح کافیہ میں ہے (وتستعمل علم وجعل للاعتقاد کون الشئ علی صفۃ اعتقادا غیر مطابق فاذا قلت جعلتہ ... کنت اعتقدتہ فقیرا فبان غنیا وقال تعالیٰ وجعلوا الملٰئکۃ الذین ھم عباد الرحمٰن اناثا ای اعتقدوا انھم لا نوثتہ) اور اعتقاد غیر مطابق صفت نقص ہے۔ اسی کو جہل مرکب کہتے ہیں اور (جعل الجنۃ مثواہ) جملہ دعائیہ ہے تو ان چاروں باتوں کے پیش نظر اسکا مفہوم جناب باری عز اسمہ کے حق میں صفت نقص کے حصول کی دعا ہوا جو شان الوہیت میں کھلی ہوئی بے ادبی ہے اسی واسطے پہلے کہا تھا کہ سوء ادبی آپ کو کابرا عن کابر ترکہ میں پہونچی ہے۔ بلکہ یہ (جعل) افعال تصییر سے ہے جو متعدی بدو مفعول ہوتے ہیں۔ کما فی ھمع الھوامع شرح جمع الجوامع للسیوطی علیہ الرحمۃ۔

اسی صفحہ پر (اللفظیۃ معناھا علی نحویین) کی ترکیب میں فرماتے ہیں (اللفظیۃ ذو الحال یا موصوف من حرف جار ھا ضمیر مجرور جار مجرور ملکر متعلق ثابتۃ کے ہو کر حال ہوا ذو الحال کا یا صفت ہوئی موصوف کی) اقول سبحان اللہ کائنۃ صفت نکرہ اور اللفظیۃ موصوف معرفہ۔ یہ ہیں دار العلوم دیوبند شریف میں حدیث پڑھانے کے مدرس نحو دان جنکی اس ترکیب پر تضلیل پر قربان جائیں وہاں کے جملہ متعلمان نحو میر خواں ناظرین۔ ہم نے تو یہی کہا تھا کہ ان مدرس صاحب کو ھدایۃ النحو کے مسائل محفوظ نہیں لیکن اب ترکیب مذکورہ سے ظاہر ہوا کہ ذات شریف کو نحو میر بھی یاد نہیں ہے کیونکہ اس میں بھی اس بات کی تصریح کر دی گئی ہے کہ موصوف

اگر موصوف ہو تو صفت کا معرفہ ہونا شرط ہے اور یہ ذات شریف (کائنۃ) نکرہ کو (اللفظیۃ) معرفہ کی صفت قرار دے رہے ہیں۔
(۳) صفحہ ۸ پر (فقل) کی شرط مقدر (اذا جاءت بھا الانسف) بیان کر کے اس کی ترکیب میں فرماتے ہیں۔ (اذا حرف شرط)
اقول: "حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم" یہ ذی العلم ہو کر مبتدی طلبہ کی طرح غلطیاں دکھا رہے ہیں اور مبتدی طلبا کے مدرس بھی ہیں کو ترتیب میں یہی ہیں تو کا طفلان تمام خواہد شد۔ اس سے بھی مذکورہ بالا قول کی تائید ہوتی ہے کہ ذات شریفہ کو نحو میر تک یاد نہیں کیونکہ نحو میر میں (اذا) کے اسماء ظروف سے ہونے کی تصریح ہے۔
(۴) صفحہ ۹ پر (نحو بہ داؤ) کی ترکیب میں (بہ داؤ) کو جملہ قرار دے کر نحو کا مضاف الیہ قرار دیا ہے۔ اقول: یہ صحیح نہیں کیونکہ (بہ داؤ) اس مقام پر مراد اللفظ ہے تو ترکیب یوں کی جائیگی کہ نحو مضاف اور لفظ بہ داؤ مضاف الیہ ہو بر تقدیر ارادہ معنی ترکیب معنون کے جملہ قرار دیا جائیگا چنانچہ صاحب الفوائد الشافیہ علیہ الرحمۃ نے کافیہ میں ایسے مقامات پر یوں ہی ترکیب فرمائی ہے۔ وجہ یہ کہ بہ داؤ کو جملہ قرار دے کر مضاف الیہ قرار دیں تو لازم آئیگا کہ لفظ نحو جملہ کی طرف مضاف ہو حالانکہ یہ ان الفاظ سے نہیں جو جملہ کی طرف مضاف ہوتے ہیں۔ جملہ کی طرف مضاف ہونیوالے الفاظ حسب بیان مغنی اللبیب صرف آٹھ ہیں۔ (۱) اسماء زمان (۲) حیث (۳) لفظ آیۃ بمعنی علامت (۴) مذ (۵) لدن (۶) ریث (۷) قول (۸) قائل۔ ہماری کتاب میں ان بزرگ نے ایسے مقامات پر بھی تفصیل فرمائی ہے۔ اگر الفوائد الشافیہ پیش نظر ہوتی تو شاید تفصیل مذکور میں مبتلا نہ ہوتے لیکن جنہیں نحو میر تک یاد نہیں ان کی نظر میں الفوائد الشافیہ ہونا چہ معنی دارد۔ مولوی الٰہی بخش صاحب مرحوم بھی ایسے ہی ترکیب فرما گئے ہیں جس کی تقلید نہ کی جائیگی۔

نحوی ترکیب میں ایک نئے شئ کی ایجاد

ان ذات شریف نے اسی صفحہ پر (نحو قول تعالی) کی ترکیب میں ایک نئی شئ کی ایجاد فرمائی ہے۔ وہ یہ فرماتے ہیں (تعالی فعل اپنے فاعل سے مل کر حال ہوا ذو الحال حال مل کر مضاف الیہ ہوا قول مصدر مضاف کا۔ مضاف مضاف الیہ مل کر قول ہوا) یہی نیا شئ ہے جسکو نا مثل نحو یکے پر خصوصیات یوں شمار کرنا بھول گئے ہیں جیسے یہ بھول گئے کہ نحوی ترکیب میں مضاف مضاف الیہ مل کر مرفوعات میں سے کوئی مرفوع ہوتا ہے یا منصوبات میں سے کوئی منصوب یا مجرورات میں سے کوئی مجرور۔
(۵) صفحہ ۱۰ پر (اشتریت الفرس بسوجہ) کو ترکیب میں جملہ انشائیہ قرار دیا ہے۔ اقول: فراموش کردہ نحو میر یہاں پھر یاد آ گئی اور ذات شریفہ یہ سمجھ گئے کہ (اشتریت الفرس بسوجہ) میں وہی اشتریت ہے جسکو نحو میر میں جملہ انشائیہ کی قسم عقود کی مثال میں (بعت) کیساتھ ذکر کیا ہے۔ حالانکہ یہ اشتریت وہ نہیں کیونکہ اشتریت کا استعمال انشا میں مجاز ہے جسکے لئے قرینہ ضروری۔ اور وہ یہاں مفقود ہے اسواسطے یہ جملہ خبریہ ہے۔
(۶) اسی صفحہ پر (وکاللہ لا تعلقن کن) کی ترکیب میں (کن) کو جار مجرور قرار دے کر لا تعلقن کا متعلق ظرف لغو قرار دیا ہے۔ اقول: یہ غلط ہے کیونکہ (کن) اس مقام پر اسم کنایہ ہے جو لا تعلقن فعل متعدی کا مفعول بہ واقع ہے۔ علاوہ ازیں کاف حرف تشبیہ ظرف لغو نہیں ہوتا وہ ہمیشہ ظرف مستقر ہوا کرتا ہے۔ الفوائد الشافیہ میں صفحہ ۳۰ پر فرمایا (لان الکاف مع مجرورہ یکون ظرفا مستقرا لا لغوا کما فی حاشیۃ انوار التنزیل للمولی الشہاب)
(۷) صفحہ ۱۰ پر (ولا تلقوا بایدیکم الی التہلکۃ) کی ترکیب میں جو باء زائدہ کی مثال ہے (بایدیکم) جار مجرور مل کر

متعدد ای تعجب وغضب فری بالسوء (فتاالیھا علامت دیان یعنی ما قبلھا (اولیل ن) منہ امام موصوف بیان دلیل کا اپنے معطوف علیہ اور مبدل منہ کیساتھ اعراب میں اتحاد ضروری ہے خواہ لفظی اعراب ہی یا تقدیری یا محلی ہیں۔ دونوں کا اعراب ایک ہی قسم کا ہو یا مختلف۔ یہاں اگر صرف جار کو مقدر دیا جائے تو اس کے لئے سرے سے اعراب ہی نہیں ہوتا پھر اعراب میں اتفاق کیسے ہوگا۔ اور جار مجرور کے لئے اعراب ہوتا ہے مگر مسامحۃً ورنہ مجرور بھی تحکم عامل محذوف کے قائم مقام ہوں اور یہاں پر اخص منا عامل مذکور ہے تو من الذین ھم بھی بلکہ بھی اعراب ہوا پس من الذین ھم مجموعہ کو بھی مفتی قرار دینا درست نہیں تو مصنف کا طریقہ جو گیا ہے نہیں یعنی بفضلہ تعالیٰ صحیح ترکیب وہی ہے جسکو ہم نے بیان کیا ہے اس کے تقابل نظر اوی یہاں پر تفسیر الجلالین کے لئے ہے حاشیۃ الصبان علی الاشمونی جلد ثانی صفحہ ۹۰ میں وَالتحقیق ان خلاف المتعلق انما یعمل فی المجرور وانما الذی فی محل نصب بالمتعلق یعنی انہ یقتضی نصبہ لو کان متعدیاً الیہ بنفسہ فتعلق المجرور بہ تعلق عمل واما الجار فلا عمل للمتعلق فیہ ونسبۃ التعلق الیہ مسامحۃ اومراد ہم تعلق الاتصال لان الحرف یوصل معانی الافعال الی الاسماء وقعا من المحل المجرور فقط ـ ھذا اذا لم یقع عوضاً عن العامل المحذوف والا حکم علی مجموعھما باعراب العامل نحو زید فی الدار نصباً ونحو مر زید بثیابہ اور حجراً نحو مررت برجل من الکرام وذات الرحمن [illegible] وغیرہ۔ اور مجموعہ جار مجرور کیلئے بیان کردہ اعراب کا حکم مسامحۃً ہے جسکو اسی جلد کے صفحہ ۱۷۳ میں انہی الفاظ میں بیان فرمائے ہیں۔ وقد علم من ھذا التحقیق ان جعلھم مجموعہ منہ خبر علی التسامح الشائع فی اعراب نحو زید فی الدار یقولون زید مبتدأ وفی الدار خبر وان الخبر فی الحقیقۃ متعلق منہ ومنہ علی المرجح ام

(۲) صفحہ ۳۱ پر نحو قولہ تعالیٰ فاجتنبوا الرجس من الاوثان ای الرجس الذی ھو الاوثان اور نحو قولہ تعالیٰ یغفر لکم من ذنوبکم اور نحو قولہ تعالیٰ ولا تاکلوا اموالھم الی اموالکم ای مع اموالکم کی ترکیب میں بھی دیوبندی نے اسرالایا ہے کہ مضاف مضاف الیہ کو قول ہوا۔ بلکہ قرآن کے [illegible] سی تحریر ہوئے ہیں۔ اور فاجتنبوا الرجس من الاوثان کو جملہ قرار دیکر مفسر اور الرجس الذی ھو الاوثان کو مفسر اسی طرح ولا تاکلوا اموالھم الی اموالکم میں الی اموالکم کو مفسر اور مع اموالکم کو مفسر قرار دیا ہے۔ اور یغفر لکم من ذنوبکم میں من زائدہ کو متعلق۔ اور نحو سرت من البصرۃ الی الکوفۃ کی ترکیب میں سرت من البصرۃ الی الکوفۃ کو جملہ قرار دیکر مضاف الیہ۔ اور الی کا انتہاء الغایۃ فی المکان [illegible] کی۔ دو ترکیبیں کی ہیں دوسری میں انتھاء الغایۃ کو موصوف اور فی المکان کو کائنۃ محذوف کے متعلق ہو کر اس نکرہ کو انتھاء الغایۃ معرفہ کی صفت قرار دیا ہے۔ جس سے نحو میں [illegible] ہونے کی انتہا ہو گئی ہے۔ ان سب صورتوں میں صحیح ترکیب ہماری بیان کردہ ہے۔

(۱۱) صفحہ ۱۰۳ پر یکون ما بعدھا داخلاً فی ما قبلھا میں داخلاً کی ترکیب کرتے ہوئے فرماتے ہیں داخلاً صیغہ اسم فاعل اس میں ضمیر ھو مستتر جو راجع ہے ما موصول کی طرف اسکا نائب فاعل۔ **اقول** سبحان اللہ یہ دیوبندی نحودانی ہے کہ اسم فاعل کیلئے نائب فاعل مبتدی بھی جانتے ہیں کہ اسم فاعل کے لئے فاعل ہوتا ہے۔ نائب فاعل نہیں ہوتا پھر اسی صفحہ پر اقیم الی الصلوٰۃ کی ترکیب میں فرماتے ہیں اذا حرف شرط جس سے ناظرین کو باور کرایا جاتا ہے کہ دارالعلوم دیوبند جیسی عظیم المرتبت درسگاہ میں درجہ علیا کے مدرس صاحب کو نحو سے [illegible] کیا واسطہ نہیں۔ اسی صفحہ پر ایک اور دیوبندی بدعت کا اظہار فرمایا ہے وہ یہ کہ یکون ما بعدھا داخلاً فی ما قبلھا کو جزائے مقدم اور یکون ما بعدھا من جنس ما قبلھا کو شرط مؤخر قرار دیکر فرماتے ہیں جزائے مقدم اور شرط مؤخر ملکر جملہ شرطیہ جزائیہ ہوا۔ **اقول** الجزا ات شرطیہ سے کیا مراد ہے کہ کوئی سے آج تک کسی قسم کو جملہ شرطیہ جزائیہ کہا ہو یا گیا ہے تو ایک دیوبندی [illegible]

کسر ما قبل الیاء واستثقال الاعراب علیها ۔ ومعنوی وهو تصییره اسما لما یکن الفرد علی وهو رفعه لما بعده
علی الفاعلیة کالصفة المشبهة نحو مررت برجل قرشی ابوه کان اصله قدت منتسب الی قریش ابوه و بطن
ذلک فیه وان لم یکن مشتقا وان لم یرفع الظاهر رفع الضمیر المستکن فیه کما یرفعه اسم الفاعل المشتق
انکے نزدیک بتاویل منتسب ہے لہذا اس کیلئے فاعل بیان فرمایا۔ اور فان کانت مثبتۃ کی (فا) کو حرف تفصیل لکھا ہے۔ اقول
یہ غلط ہے کیونکہ یہ (فا) نحات کی اصطلاح میں حرف تفصیل نہیں کہلاتی بلکہ اسکو نحوی فائے جزائیہ کہتے ہیں کیونکہ اس کا مابعد شرط ماقبل کیلئے جزا ہوتا ہے۔
(۲۶) صفحہ ۳ پر بھی (وان کان جوابه جملة فعلية فان كانت مثبتة) کی ترکیب میں (فعلیۃ) اسم منسوب کو بدون ضمیر مرفوع صفت
قرار دیا ہے اور فان کانت کی (فا) کو حرف تفصیل۔ اسکے علاوہ

تیسرا نیا سہو

یہ اختیار فرمایا کہ (وان کان جوابه الخ) کو جملہ شرطیہ جزائیہ تحریر کیا ہے۔ اقول یہ غلط ہے کیونکہ یہ جملہ شرطیہ معطوفہ ہے اسکو جزائیہ کہنے
کی کوئی تک نہیں۔ نیز اسی صفحہ پر (والله لا فعلن كذا) کی ترکیب میں (کذا) کو جار مجرور کر کے لا فعلن سے متعلق قرار دیا ہے۔ یہ سابق کی
طرح تفصیل ہے کیونکہ (کذا) جار مجرور نہیں۔ اسم کنایہ ہے۔
(۲۷) اسی طرح صفحہ ۳ پر (وان كانت منفية فان كانت فعلا ماضيا الخ) کی ترکیب میں (ان كانت منفية الخ) کو جملہ شرطیہ
جزائیہ اور فان کانت کی (فا) کو حرف تفصیل اور (والله ما افعلن كذا) اور (والله لا افعل كذا) نیز (والله لن افعل كذا)
کی ترکیب میں (کذا) کو جار مجرور قرار دیا ہے۔
(۲۸) صفحہ ۴ پر (ان کان قبل القسم جملة کالجملة التی وقعت جوابه) کی ترکیب میں (وقعت) کی ضمیر مستتر کا مرجع جملہ قرار دیا ہے۔
اقول یہ غلط ہے ورنہ جملہ صلہ کا عائد موصول سے خالی لازم آئے گا بلکہ اس کا مرجع (التی) ہے۔
(۲۹) اور (جوابه) کو (وقعت) کا مفعول بہ قرار دیا ہے۔ اقول یہ بھی غلط کہ (وقعت) فعل متعدی نہیں بلکہ (وقعت) بمعنی
(صارت) کو متضمن ہے۔ ضمیر مستتر اسم اور (جوابه) خبر کما فی الفوائد الشافیہ ص ۲۱۔
(۳۰) صفحہ ۴ پر (والفاعل فيهما ضمير مستتر) کی ترکیب میں (مستتر) کو اسم فاعل تحریر کر کے اسمیں ضمیر پوشیدہ کو نائب فاعل قرار
دیا ہے۔ اقول یہ غلط ہے کہ اسم فاعل کے لئے نائب فاعل نہیں ہوتا۔ فاعل ہوتا ہے۔
(۳۱) اسی صفحہ پر (تعیننا للفعلیة) کی ترکیب میں (هی) ضمیر مستتر کو اسکا فاعل قرار دیا ہے۔ اقول یہ غلط ہے بدو وجہ۔ اول
اسلئے کہ صیغہ تثنیہ میں ضمیر واحد مستتر ہونیکے کیا معنی۔ دوم اسلئے کہ ماضی کے صیغہ تثنیہ میں ضمیر مستتر نہیں ہوتی بلکہ الف ضمیر بارز فاعل
ہے۔ یہ وہی بات ہے کہ ذات شریف کو صرف میر تک یاد نہیں۔ اگر یاد رہتو تو سمجھتے صرف میر میں ہے دو الف در نصرتا علامت تثنیہ و
و ضمیر فاعل ست۔

النوع الثانی

(۳۲) صفحہ ۱۰ پر (وهی تدخل علی المبتدأ والخبر) کی ترکیب میں (هی) کو مبتدا اور (تدخل) کی ضمیر مستتر فاعل کا مرجع
(حروف) قرار دیا ہے۔ اقول یہ غلط ہے ورنہ جملہ خبر کا عائد مبتدا سے خالی لازم آئیگا بلکہ (هی) مستتر کا مرجع (هی) بارزہ ہے۔

سے حال ہے۔

(۶۶) اسی صفحہ پر وفی المؤنث ثلث عشرۃ امرأۃ واربع عشرۃ امرأۃ الی تسع عشرۃ امرأۃ بتذکیر الجزء الاول کی ترکیب میں (الی تسع عشرۃ امرأۃ) کو اور بتذکیر الجزء الاول کو باعتبار عطف اسی پر تقول سے متعلق قرار دیا ہے۔ اقول۔ یہ غلط ہے بلکہ یہ دونوں بھی سابق کی طرح ظرف مستقر ہو کر حال ہیں۔ مگر بطریق سابق کہ اول حال ہو اور دوم حال بعد حال۔ اور اسکو ہماری ترکیب سے سمجھئے۔

(۶۷) صفحہ ۱۳ پر واما طریق الترکیب فی الواحد والاثنین الی تسع مع عشرون واخواته الی تسعین کی ترکیب میں (الی تسع) کو اور (الی تسعین) کو (والترکیب) سے متعلق قرار دیا ہے۔ اقول۔ یہ غلط ہے کیونکہ ایک معنی کے دو حرف جار بدون عطف ایک شے سے متعلق نہیں ہوتے۔ اگر یاد نہ ہو تو شرح الفوائد الشافیہ صفحہ ۱۳۰ پر دیکھ لو من شرط تعلق الجارین بمعنی واحد بفعل واحد مشروطٌ بعدم التبعیة واما علی طریق التبعیة فلا مانع من تعدد الجار المتعلق کما فی مررت بزید باخیک وکما فی الاظہار۔

(۶۸) اسی صفحہ پر وقولنا کان الممیز مذکرا تقول (الی) بتذکیر الجزء الاول کی ترکیب میں (بتذکیر) کو تقول سے متعلق قرار دیا ہے۔
اقول۔ یہ غلط ہے بلکہ یہ بھی ظرف مستقر ہو کر حال ہے۔

(۶۹) اسی صفحہ پر وان کان الممیز مؤنثا تقول (الی) بتأنیث الجزء الاول کی ترکیب میں (بتأنیث) کو (تقول) سے متعلق قرار دیا ہے۔
اقول۔ یہ بھی غلط ہے اور یہ بھی ظرف مستقر ہو کر حال ہے۔ اور لطف یہ ہے کہ وان کان الممیز مذکرا کی ترکیب میں فرماتے ہیں بشرط اپنی جزا کے علاوہ جملہ شرطیہ جزائیہ ہوا) اور وقولنا کان الممیز مؤنثا کی ترکیب میں فرماتے ہیں مع شرط اپنی جزا سے مل کر جملہ شرطیہ جزائیہ ہوا۔ اول ترکیب میں اصلاح ترکیب اور عبارت دونوں غلط ہیں۔ اور ترکیب اولیٰ و دوم میں اسی بے ربط جملہ کی تشریح جزائیہ) کا اختلاط جس کو پیچھے بیان کیا جا چکا ہے۔

(۷۰) صفحہ ۱۴ پر تقول فی الممیز المذکر (الی) بتأنیث الجزء الاول کی ترکیب میں (بتأنیث) کو تقول سے متعلق قرار دیا ہے۔ اقول۔
یہ بھی غلط ہے اور یہ بھی سابق کی طرح ظرف مستقر ہو کر حال ہے۔

(۷۱) اسی صفحہ پر وفی الممیز المؤنث تقول (الی) بتذکیر الجزء الاول کی ترکیب میں (بتذکیر) کو تقول سے متعلق قرار دیا ہے۔ اقول۔
یہ بھی غلط ہے اور یہ بھی ظرف مستقر ہو کر حال ہے۔ ان تمام مذکورہ بالا مقامات کی صحیح ترکیب انشاء اللہ حل میں ملاحظہ فرمائیے۔ اور اسی حل پر نقش کیجئے تاکہ پھر تفصیل میں گرفتار نہ ہوں۔

(۷۲) اسی صفحہ پر فتقول عشرون رجلا کی ترکیب میں (ثلثة وعشرون) کو معطوف علیہ معطوف قرار دئے بغیر تمیز بنایا ہے۔ اسی طرح اربعة وعشرون رجلا کی ترکیب میں اور اسی طرح (ثلث وعشرون امرأة) کی ترکیب میں اور اسی طرح (اربع وعشرون امرأة) کی ترکیب میں۔ اقول۔
یہ بھی غلط ہے صحیح یہ کہ معطوف علیہ معطوف مل کر ممیز قرار دیا جائے گا۔

(۷۳) اسی صفحہ پر وعلی ہذا القیاس کی ترکیب دوم میں (القیاس) پر الف لام عوض تنوین بتایا ہے۔ اقول۔ یہ بھی غلط ہے کیونکہ الف لام تعریف کے لئے ہوتا ہے اور تنوین تنکیر کیلئے اور دونوں میں منافات ہے ایک دوسرے کا عوض کیونکر ہو جائے گا۔ البتہ الف لام کبھی اسم ظاہر مضاف الیہ کا عوض ہوتا ہے جیسے وعلّم آدم الاسماء کلہا میں (الاسماء) پر الف لام (المسمیات) مضاف الیہ کا عوض ہے اور کبھی ضمیر مضاف الیہ کے عوض جیسے واشتعل الرأس شیبا میں (الرأس) پر الف لام (یا ضمیر مضاف الیہ کے عوض ہے بیضاوی شریف صفحہ ۴۱ میں فرمایا ہے ای المسمیات فحذف المضاف الیہ لدلالة المضاف علیہ وعوض عنہ اللام کقولہ تعالیٰ واشتعل الرأس شیبا اور کبھی زائدہ جیسے اسمائے موصولہ پر اور کبھی استفہام کے لئے جیسے قطرب نے حکایت کیا (ال فعلت) بمعنی ہل فعلت۔